سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

بدھ، 24۔فروری 2016

(یوم الاربعاء، 15۔جمادی الاوّل 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19: شمارہ 19

1869

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24۔فروری2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اور زراعت)

(محکمہ جات صنعت اور تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات پنجاب 2015(مسودہ قانون نمبر37بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات پنجاب2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے جنگلات وماہی پروری نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات پنجاب2015منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2015
(مسودہ قانون نمبر7بابت2016)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2015منظور کیا جائے۔

1870

3۔ مسودہ قانون خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2015
(مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2015 کے تسلسل کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سماجی بہبود و بیت المال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

1871

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

بدھ،24۔فروری2016

(یوم الاربعاء،15۔جمادی الاوّل1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشيطن الرجيمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ
قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ
عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ
اَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾

سورة المُزمّل 1تا6

اے (محمدؐ) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو(1) رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی رات (2) (قیام) آدھی رات (3) یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو(4) ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے (5) کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی کو) سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے(6)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

نسیما! جانب بطحا گزر کن
ز احوالم محمد را خبر کن
صبا طیبہ سے جب تیرا گزر ہو
بیان یہ حال شاہ دین پہ ہو
توئی سلطان عالم یا محمد
زروئے لطف سوئے من نظر کن
تمھیں شاہ جہاں ہو میرے آقا
میری جانب کرم کی اک نظر ہو
ببریں جانِ مشتاقم بہ آں جا
فدائے روضہ خیر البشر کن
بڑی چاہت ہے کہ یہ میری ہستی
فدائے روضہ خیر البشر ہو

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت و تجارت و سرمایہ کاری اور زراعت سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے۔وزیر زراعت کی طرف سے request آئی ہے کہ مجھے پاکستان اتحاد کی جانب سے منعقدہ آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت کے لئے اسلام آباد جانا پڑ رہا ہے اس لئے اس محکمہ کے سوالات کو pending کر دیا جائے۔ محکمہ زراعت سے متعلقہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے، باقی سوالات کے جوابات وزیر صنعت چودھری محمد شفیق دیں گے۔پہلا سوال نمبر 5576 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، وقفہ سوالات کے دوران تک ان کے سوال کو pending رکھتے ہیں اور یہ سوال محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کے بارے میں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: سارے سوالات ہی ختم ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: سوالات ختم نہیں ہوئے۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔جناب سپیکر! سوال نمبر 6050 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: انڈسٹریل اسٹیٹس سے متعلقہ تفصیلات

*6050: **چودھری اشرف علی انصاری:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انڈسٹریل اسٹیٹس کے باوجود گوجرانوالہ میں بہت سی انڈسٹری اور کارخانے شہری آبادی میں موجود ہیں اور وہ آبی آلودگی، فضائی آلودگی اور صوتی آلودگی پیدا کر رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت شہریوں کے وسیع تر مفاد میں مذکورہ انڈسٹریز، کارخانے، انڈسٹریل اسٹیٹس میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ہاں !یہ درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں شہر کی حدود میں حالیہ سروے کے مطابق 1475انڈسٹریل یونٹس ہیں۔ جہاں تک آلودگی پیدا کرنے کا تعلق ہے تو یہ معاملہ محکمہ تحفظ ماحول کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے شہر میں لگائے گئے کارخانوں کو باہر منتقل کرنے کے لئے کچھ اضلاع میں انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کرنے کے لئے سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو، ایم ڈی پیسک اور چیف ایگزیکٹو آفیسر پیڈمک کو چٹھی لکھی جس میں گوجرانوالہ ضلع کی تحصیل وزیر آباد میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ تجویز کی گئی ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مستقبل میں ان کارخانوں کو وہاں منتقل کر دیا جائے گا۔مزید برآں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ گوجرانوالہ کو مزید بہتر بنانے کے لئے ایک سکیم بعنوان

Development of Infrastructure in Industrial Estate of Small Industrial Estate-I Gujranwala, Small Industrial Estate-II Gujranwala, Small Industrial Estate-I Sialkot-I and Small Industrial Estate Bahawalpur

جس کی تخمینہ لاگت 203ملین روپے مورخہ 30۔03۔2015 کو منظور کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ گوجرانوالہ میں انڈسٹریل اسٹیٹس ہونے کے باوجود بہت سی انڈسٹریز، کارخانے شہری آبادی میں موجود ہیں اور وہ آبی آلودگی، فضائی آلودگی، صوتی آلودگی پیدا کر رہے ہیں؟ جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ معاملہ محکمہ تحفظ ماحول کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی تو بنیادی ذمہ داری یہی ہے کہ صنعتکاروں کو facilitate کرے ان کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔ یہ انڈسٹری چونکہ شہر کے اندر واقع

ہے لہٰذا محکمہ تحفظ ماحول ان کو آئے روز تنگ کرتا رہتا ہے، کبھی ان کو sealکرتا ہے تو کبھی desealکر دیتا ہے۔اس طرح صنعتکاروں کے لئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ اس سلسلے میں کیا کر رہا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): شکریہ۔جناب سپیکر!اس میں کوئی شک نہیں کہ گوجرانوالہ کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں جو انڈسٹری لگی ہوئی ہے وہ تقریباً1475کے قریب ہے---

جناب سپیکر: کیا فرمایا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! گوجرانوالہ میں جو انڈسٹری لگی ہوئی ہے وہ تقریباً1475کے قریب ہے۔اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان کو وہاں پر کافی مشکلات کا سامنا ہے لیکن جیسا کہ میرے colleagueنے پوچھا ہے کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ اس سلسلے میں کیا کر رہا ہے؟میں اپنے دوست کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پر جو انڈسٹریل اسٹیٹ نمبرI،انڈسٹریل اسٹیٹ نمبرIIمیں جہاں مزید انڈسٹری کی گنجائش نہیں تھی،اس کے علاوہ وہ انڈسٹریز جن کو ماحولیاتی مسائل ہیں ان کو باہر نکالنے کے لئے ہم نے انڈسٹریل اسٹیٹ نمبرIIIکی کنسٹرکشن شروع کر دی ہے اس کے لئے رقبہ بھی acquireکر لیا گیا ہے اور تقریباً دو سو ایکڑ رقبہ جس کی infrastructureکی final biddingہم نے کر دی ہے۔میں ان کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اگلے چھ ماہ کے اندر یا ایک سال کے اندر نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنا کر، وہ انڈسٹریز جو شہر کے لئے نقصان دہ ہے اس کو باہر شفٹ کر دیں گے۔اسی طرح کچھ انڈسٹریز ایسی ہیں جن کا سیوریج کا مسئلہ ہے،ان کے infrastructureکا بھی مسئلہ ہے،اس کے لئے بھی ہم نے پیسے منظور کر لئے ہیں وہ بھی ہم نے biddingکے لئے بھیج دیا ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ مارچ تک اس کا کام بھی شروع ہو جائے گا تاکہ وہاں پر جو بھی مسائل ہیں ان کو دور کیا جا سکے۔اسی طرح سے جہاں کہیں بھی اس قسم کے مسائل تھے اس کے لئے ہم نے تقریباً203ملین روپے کی رقم منظور کی ہے جو کہ اس وقت آخری مراحل میں ہے۔میں اپنے دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ان مسائل کو دور کر سکیں۔اس کے باوجود بھی کچھ مسائل ایسے ہیں جن کا انہوں نے ذکر کیا ہے ان کا تعلق محکمہ تحفظ ماحول سے ہے۔جیسے کہیں ٹریٹمنٹ پلانٹ لگنا ہے یا اس قسم کے دوسرے مسائل ہیں،تو وہ محکمہ تحفظ ماحول سے پوچھیں کہ آپ اس سلسلے میں کیا کوشش کر رہے ہیں؟شکریہ

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(ب)میں محکمہ کی طرف سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ گوجرانوالہ ضلع کی تحصیل وزیرآباد میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ تجویز کی گئی ہے،اس سکیم کے بھی تھوڑے سے خدوخال بیان فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی،وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!میں نے پہلے چونکہ گوجرانوالہ کی بات کی تھی، وزیرآباد میں ہم تقریباً60ایکڑ پر مشتمل نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنارہے ہیں۔ ہم نے رقبہ بھیacquireکر لیا ہے، ہم نے وہاں چیمبر کے ساتھ مل کر یہ کام کیا ہے، وہ بھیfinal biddingمیں چلی گئی ہے۔انشاءاللہ 15۔مارچ تک tender awardہو جائے گا اور ہم اس پر کام شروع کردیں گے لہٰذا وزیرآباد، گوجرانوالہ میں بھی یہ کام جلد شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ سیالکوٹ، بہاولپور میں بھی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنارہے ہیں یعنی جہاں کہیں بھی ہماریbusiness communityکو اس کی ضرورت ہے یا جہاں کہیں ہمproblemمحسوس کرتے ہیں وہاں پر ہم نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنارہے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز(ب)کے آخر میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مزید برآں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ گوجرانوالہ کو مزید بہتر بنانے کے لئے ایک سکیم بعنوان:

Development of Infrastructure in Industrial Estate of Small Industrial Estate-I Gujranwala, Small Industrial Estate-II Gujranwala, Small Industrial Estate-I Sialkot-I and Small Industrial Estate Bahawalpur

جس کا تخمینہ لاگت 203 ملین روپے مورخہ 30-03-2015 کو منظور ہوا تھا۔اس سکیم کو منظور ہوئے تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا ہے،اس سال کے اندر اندر جس انڈسٹریل اسٹیٹ کا ذکر کیا گیا ہے اس میں کہاں تک یہ رقم خرچ کر دی گئی ہے، کتنی رقم بقایارہ گئی ہے اور یہ رقم کس کس منصوبے کی مد میں خرچ کی گئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!میں نے یہ بالکل نہیں کہا کہ ہم نے رقم خرچ کر دی ہے جیسا کہ جواب میں بھی لکھا ہے کہ ہم نے اسے مارچ میں منظور کرایا ہے اور پیسےreleaseہو گئے ہیں کیونکہ جبPC-Iبنتا ہے تو اسے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے پاس کرانا پڑتا

ہے اس کے بعد پیسے release ہوتے ہیں۔ میں نے آپ سے کہا ہے کہ یہ تمام process in bidding ہے چونکہ PPRA Rules کو بھی cover up کرنا پڑتا ہے لہٰذا ہم نے PPRA Rules کو cover up کرتے ہوئے bidding کے لئے اشتہار دے دیا ہے اور مارچ کے end تک کام شروع ہو جائے گا۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے پیسے لے لئے ہیں اور ان کو استعمال کر لیا ہے اور اتنے پیسے ہمارے پاس بقایا ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں دونوں چودھری صاحبان کی طرف سے مل کر ایک سوال آیا ہے اس کا بھی جواب دینا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس منصوبے کی منظوری کو ایک سال ہو گیا ہے لیکن منسٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک کوئی بھی پیسا خرچ نہیں کیا گیا۔ اگر ایک سال تک اس پر کام کا آغاز نہ کیا گیا تو اس چیز کی کیا گارنٹی ہے کہ آنے والے دنوں میں اس پر کام شروع ہو جائے گا اور انہوں نے جو زمین acquire کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں گارنٹی کے حوالے سے جو وہ کہہ رہے ہیں آپ کو ان کی زبان پر اعتماد کرنا چاہئے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو زمین acquire کی ہے کیا ان کے مالکان کو ادائیگی کر دی گئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ ہم جو انڈسٹری اسٹیٹ بنا رہے ہیں، گوجرانوالہ اسٹیٹ I&II اور سیالکوٹ کا جو infrastructure بنا رہے ہیں اس کے لئے ہم حکومت پنجاب سے پیسے لے رہے ہیں اور ہم نے یہ سکیمیں ADP میں دی تھیں اس لئے ان کے adopt procedures کرتے ہوئے رقم release کرا لی ہے لیکن وزیر آباد اور گوجرانوالہ میں جو تین اسٹیٹ بنا رہے ہیں میں اپنے دوست کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں یہ چیمبر کے ساتھ مسلسل میٹنگز کرنے کے بعد self-base پر بنا رہا ہوں اور حکومت پنجاب سے کوئی رقم نہیں لے رہا بلکہ یہ تمام کی تمام بزنس کمیونٹی چیمبرز کے ساتھ مل کر بنا رہے ہیں۔ میں نے رقبہ بھی acquire کر لیا ہے اور bidding کے لئے بھی بھیج دیا ہے ہم اس کام پر اسی لئے مسلسل محنت کر رہے ہیں کہ اگر ہماری بزنس کمیونٹی کو کوئی تکلیف ہے یا ان کے پاس انڈسٹری لگانے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تو ہم ان کے ساتھ مل

کر ان کو ساتھ لے کر چلیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ سارا کریڈٹ ہم لیں بلکہ ہم ان تمام چیمبرز کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں اور ان کے مشورے سے، ان کے ہی علیحدہ بورڈز بنائے ہوئے ہیں تاکہ وہ سارے بیٹھ کر خود کام کریں اور اس کی نگرانی بھی کریں اور میں اپنے دوست سے یہ بھی کہوں گا کہ یہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوں، یہ ان کا علاقہ ہے اور ہم اس کی ترقی کے لئے جو کر سکتے ہیں وہ کریں گے۔

جناب سپیکر: وہ شامل ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب تو نہیں ملا۔ میں نے پوچھا تھا کہ جو رقبہ acquire کیا گیا ہے کیا اس کی ادائیگی کر دی گئی ہے یا نہیں اور میں نے یہ تو نہیں پوچھا کہ یہ چیمبر والوں کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں یا نہیں۔ میرا سوال تو یہ ہے کہ جو رقبہ acquire کیا گیا ہے کیا اس کی ادائیگی مالکان کو کر دی گئی ہے یا نہیں اور اگر نہیں کی گئی تو وجوہات بیان کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو کسی قسم کی کوئی شکایت ملی ہے تو ہم اس کا ازالہ کریں گے، ہم بالکل ان کی payments کر رہے ہیں وہاں payment چلی بھی گئی ہے اور جن دوستوں نے agreement کر لئے ہیں ان کو payment مل بھی گئی ہے۔ وہاں رقبے یا رقم کے معاملے میں کسی قسم کا کوئی confusion نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج محکمہ زراعت کے سات سوال ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں ان کے بارے میں پہلے گزارش کر چکا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ان ساتوں سوالوں کے جوابات نہیں ہیں، یہ محکمے کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: 22 تاریخ کو ان کی درخواست آ گئی تھی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ چیک کر لیں ساتوں سوالوں کے جواب نہیں آئے۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں، سوال withdraw بھی کئے جا سکتے ہیں۔ میں نے وہ pending کر دیئے ہیں۔ آپ کی مہربانی بہت شکریہ۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر6065 ہے، جواب پڑھا ہوا تصوّر کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصوّر کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم انڈسٹریز میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس سے متعلقہ تفصیل

*6065: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے صنعتی یونٹس ہیں؟

(ب) مذکورہ صنعتی یونٹس سے نکلنے والا کیمیکل شدہ گندا اور زہریلا پانی کہاں ڈالا جاتا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ صنعتی یونٹس میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کئے گئے ہیں اگر نہیں تو ان کے مالکان اور انتظامیہ کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(د) کیا چناب سپننگ ملز ٹوبہ ٹیک سنگھ، کمالیہ شوگر ملز اور چودھری شوگر ملز میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کئے گئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مختلف اقسام کے چھوٹے بڑے تقریباً178 صنعتی یونٹس ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ تمام صنعتی یونٹس سے گندے اور زہریلے پانی کا اخراج نہیں ہوتا۔ تاہم جن چند یونٹس سے گندے اور زہریلے پانی کا اخراج ہوتا ہے وہ یا تو سیوریج میں ڈالا جاتا ہے یا سوکڑ سیم نالہ میں۔

(ج) کسی بھی صنعتی یونٹ میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ ہے۔ ان کے خلاف کارروائی محکمہ انوائرمینٹل پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(د) چناب سپننگ ملز ٹوبہ ٹیک سنگھ، چودھری شوگر ملز گوجرہ اور کمالیہ شوگر ملز میں سے کسی بھی صنعتی یونٹ میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! محکمہ کوئی بھی انڈسٹری یا صنعت لگانے سے پہلے ایک این او سی یا لائسنس جاری کرتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ لائسنس جاری کرنے کے لئے کیا measures ہوتے ہیں کیا pre-requisites ہوتے ہیں، کیا شرائط ہوتی ہیں جن کی بنیاد پر وہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: کون سی انڈسٹری کے لئے؟

جناب امجد علی جاوید: یہ بتادیں کہ generalized ہیں یا الگ الگ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنے دوستوں سے پوچھنا چاہوں گا کہ کون سا ایسا سوال ہے جس کا ہم نے جواب نہیں دیا؟

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ آپ سے متعلقہ نہیں ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میرے دوست نے جو کہا ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی ہے کہ انڈسٹری لگانے کے لئے کسی بھی این او سی کی ضرورت نہیں ہے، کسی بھی منظوری کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہر شخص آزاد ہے وہ independently اپنی انڈسٹری لگا سکتا ہے سوائے چند مخصوص انڈسٹریز کے جس میں کیمیکلز انڈسٹری، شوگر مل، فرٹیلائزر اور دوسری چار پانچ انڈسٹریز ہیں ان کے علاوہ تمام انڈسٹریز ہر شخص اپنی آزادی کے ساتھ لگا سکتا ہے۔ اس پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک طرف منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ کسی بھی انڈسٹری پر کوئی قدغن نہیں ہے یا تو کسی ایک پر ہے یا پھر چند ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتادی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ ٹیکنیکل بات ہے دیکھا جائے گا کہ ان صنعتوں کے علاوہ باقی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر ہم کسی کا لفظ استعمال کریں گے تو پھر یہ contradiction ہو گی۔ جواب کے جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ مذکورہ تمام صنعتی یونٹس سے گندے اور زہریلے پانی کا اخراج نہیں ہوتا۔ تاہم جن چند یونٹس سے گندے اور زہریلے پانی کا اخراج ہوتا ہے وہ یا تو سیوریج میں ڈالا جاتا ہے یا

سو کڑ سیم نالہ میں ڈالا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب وہ چند یونٹس بتادیں تاکہ میں بتا سکوں کہ ان کا جواب درست ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جواب میں بھی بتایا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انڈسٹری کے 178 یونٹس لگے ہوئے ہیں ان میں جیننگ فیکٹریاں ہیں اور بھی بہت ساری ہیں لیکن معزز ممبر جو تفصیلات مجھ سے لینا چاہتے ہیں میں انہیں بتاتا ہوں کہ وہ کون کون سے یونٹس ہیں جن سے environment کے مسائل پیدا ہوتے ہیں ان میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اتحاد شوز فیکٹری، ایک اور شوز فیکٹری ہے یہ تقریباً سات فیکٹریاں ہیں جو environment problems پیدا کرتی ہیں جن میں لیدر کی ہیں، footwear's کی ہیں اور کیمیکل یا دوسری چیزیں جن کی وجہ سے environment کا مسئلہ بنتا ہے۔ یہ وہاں سات آٹھ یونٹس ہیں اس کے علاوہ وہاں دو main units ہیں جن میں چودھری شوگر ملز اور کمالیہ شوگر ملز لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہاں کوئی اس قسم کا معاملہ ہوتا ہے ان کا dry wastage ہوتا ہے لیکن اگر environment کا کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو وہ محکمہ تحفظ موحول کا مسئلہ ہے وہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ وہ انڈسٹری ہے جو آج سے پندرہ پندرہ، بیس بیس سال پہلے کی لگی ہوئی ہے اس وقت کیا rules تھے کیا regulations تھیں لیکن اب جو بھی اس قسم کی نئی انڈسٹری لگ رہی ہے ان کو محکمہ تحفظ ماحول سے این او سی لینا پڑتا ہے چاہے وہ شوگر مل ہو، فلور مل ہو، چاہے وہ لیدر کی فیکٹری ہو لہٰذا ان چیزوں سے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا کوئی تعلق واسطہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ سات انڈسٹریز یا فیکٹریاں ہیں جو environment کے مسائل پیدا کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے سات یا آٹھ کا کہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے ان کے نام پوچھے ہیں لیکن مجھے وہ تو نہیں بتائے گئے۔ وزیر صاحب ان کے نام بتادیں تاکہ میں بتا سکوں کہ یہ جواب اس کے مطابق ہے یا نہیں۔ وہ بتائیں گے تو میں اگلی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جو سات آٹھ کا فرما رہے ہیں ان کے نام بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر نے یہ سوال نہیں پوچھا کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کون کون سی فیکٹریاں ہیں بلکہ انہوں نے سوال کیا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جو فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں ان سے نکلنے والے کیمیکل شُدہ گندے اور زہریلے پانی کو نکالنے کے لئے کیا انتظامات ہیں اور اسی طرح معزز ممبر نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ وہ کون کون سی فیکٹریاں ہیں جو کہ pollution پیدا کرتی ہیں؟ میں نے اس کا جواب دیا ہے کہ ایسی سات فیکٹریاں ہیں جن میں shoes, leather اور دوسری فیکٹریاں شامل ہیں۔ اگر آپ کو ان کی فہرست درکار ہے تو میں یہ فراہم کر دیتا ہوں کیونکہ میرے پاس اس وقت 178 فیکٹریوں کی فہرست موجود ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب irritate ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ irritate نہیں ہو رہے بلکہ بہت آرام سے بات کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اگر یہ شوز فیکٹریوں کی بات کریں گے تو وہ پندرہ بیس کے قریب ہیں۔ اسی طرح دس پندرہ رائس ملز ہیں جبکہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ایسی سات فیکٹریاں ہیں۔ جب رائس مل چلتی ہے، چاول چھڑتی ہے تو اس سے بھی pollution پھیلتا ہے۔ منسٹر صاحب مجھے کوئی specific جواب دیں۔ ہم نے ان جوابات سے ہی ضمنی سوال اُٹھانے ہوتے ہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے دیئے گئے جواب سے ہماری تشفّی ہو جائے تو پھر ضمنی سوال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی انفارمیشن لینا چاہتے ہیں؟ آپ نے جو سوال پوچھا تھا اس کا تفصیلی جواب دے دیا گیا ہے۔ آپ نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ مذکورہ صنعتی یونٹس سے نکلنے والا کیمیکل شدہ گندا اور زہریلا پانی کہاں ڈالا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! معزز ممبر ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے ان کے ضمنی سوال کا جواب بھی دے دیا ہے کہ یہاں 178 فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے ان فیکٹریوں کے نام پوچھے ہیں تو میں نے فیکٹریوں کے نام بھی بتا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ہاں!آپ نے 178 فیکٹریوں کی فہرست دی ہوئی ہے۔اب وہ pollution پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! رائس ملز، جوتوں کی فیکٹریاں اور پولٹری کی صنعت یہ سب pollution پیدا کرتی ہیں۔منسٹر صاحب نے pollution پیدا کرنے والی فیکٹریوں کی تعداد سات بتائی ہے جبکہ یہ تو بہت زیادہ ہیں۔منسٹر صاحب بتا دیں کہ کیا pollution پیدا کرنے والی صرف سات فیکٹریاں ہیں یا ان کی تعداد زیادہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر چاہیں تو میں ان سات فیکٹریوں کے نام بتا دیتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جی، ان سات فیکٹریوں کے نام بتا دیں؟

جناب سپیکر: جواب کی تفصیل میں 178 فیکٹریوں کی فہرست دی گئی ہے۔آپ اس کو پڑھ لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ان فیکٹریوں میں منٹھار شوز فیکٹری، اتحاد شوز فیکٹری، محمد اکرم شوز فیکٹری، سنی شوز فیکٹری، تاج دین شوز فیکٹری، اُسامہ انٹر پرائزز شوز فیکٹری، یاور سلیم شوز فیکٹری اور بٹ شوز فیکٹری شامل ہیں۔میں نے ان ساری فیکٹریوں کی فہرست پہلے ہی مہیا کر دی ہے۔اسی طرح فلور ملز، جیننگ ملز، ماربل انڈسٹریز، پولٹری انڈسٹریز، آئل ملز اور رائس ملز بھی pollution پیدا کرتی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے پہلے فرمایا کہ چند فیکٹریاں زہریلا مواد پیدا کر رہی ہیں۔میں نے پوچھا کہ وہ چند کون سی ہیں؟ اس پر منسٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ سات فیکٹریاں ہیں جبکہ زہریلا مواد پیدا کرنے والی صرف سات فیکٹریاں نہیں بلکہ ایسی بہت سی فیکٹریاں ہیں۔محکمہ کی طرف سے 178 فیکٹریوں کی فہرست بھی مہیا کی گئی ہے۔منسٹر صاحب نے سات فیکٹریوں کا کیسے کہا، کون سی بات ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے بالکل صحیح کہا ہے اور انہوں نے 178 فیکٹریوں کی فہرست بھی آپ کو مہیا کی ہے۔اس میں انہوں نے غلط کیا کہا ہے؟ آپ کسی فیکٹری کے بارے میں کوئی specific ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ پوچھ لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!میں نے تمام فیکٹریوں کی فہرست مہیا کر دی ہے اگر معزز ممبر specifically کسی pollution پیدا کرنے والی فیکٹری کے بارے میں کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو محکمہ تحفظ ماحول سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ محکمہ صنعت کا اس سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر:آپ کے محکمہ کا pollution کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لیکن آپ پھر بھی جواب دے رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!اگر معزز ممبر کو اس سوال کی تفصیل چاہئے تو میں ان کو فراہم کر دیتا ہوں۔یہ ساری تفصیل میرے پاس تحریری شکل میں موجود ہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!یہ تفصیل تو آپ نے پہلے ہی فراہم کر دی ہے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!اگر ان کے محکمہ کا یہ کام نہیں ہے،لائسنس یہ جاری نہیں کرتے، چیک یہ نہیں رکھتے تو پھر محکمہ صنعت کیا کرتا ہے وہ ہمیں بتا دیں تاکہ ہم اس کے مطابق سوال پوچھ لیا کریں،مجھے منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ محکمہ صنعت کیا کام کرتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!محکمہ صنعت آرام سے یا خاموش نہیں بیٹھا ہوا بلکہ ہم صنعت کو develop کرتے ہیں اور ہم اپنی business community کو facilitate کرتے ہیں۔پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن اور فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ یہ سب ادارے انڈسٹریل اسٹیٹ کو develop کرتے ہیں۔انڈسٹریل اسٹیٹ میں تمام infrastructure complete کیا جاتا ہے۔محکمہ صنعت آرام سے نہیں بیٹھا ہوا بلکہ صنعت کی ترقی کے لئے بہت محنت سے کام کر رہا ہے۔اسی طرح سے TEVTA اور ہینڈی کرافٹ کے ادارے بھی محکمہ صنعت کے تحت ہیں۔ان سارے اداروں کو محکمہ صنعت چلا رہا ہے۔ محکمہ صنعت کے پاس کوئی انوسمنٹ نہیں کہ ہم کسی جگہ پر فیکٹری کھڑی کریں بلکہ ہمارا کام تو فیکٹری کے لئے جگہ مہیا کرنا،سڑکیں بنا کر دینا،سیوریج سسٹم بنانا،واٹر سپلائی کا کام مکمل کرنا اور بجلی یا گیس مہیا کرنا ہے۔جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ ہم گوجرانوالہ اور

وزیرآباد میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنارہے ہیں۔یہ ہم اس business community کے لئے بنارہے ہیں جو کہ اس ملک میں صنعتیں لگانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محکمہ صنعت پوری محنت کر رہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ میرے محکمہ کا کام صنعتوں کو سہولیات فراہم کرنا، صنعتوں کے لئے سڑکیں بناکر دینا، سیوریج سسٹم بنانا، بجلی مہیا کرنا اور صفائی وغیرہ کے انتظامات کرنا ہے۔ منسٹر صاحب مجھے بتادیں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 178 فیکٹریوں کی سہولیات کے لئے محکمہ صنعت نے آج تک کتنے پیسے خرچ کئے ہیں، کتنی سڑکیں بناکر دی ہیں اور کتنا سیوریج سسٹم بناکر دیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ اس کے لئے fresh question دیں تو پھر ان سے اس کا جواب لیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں 178 فیکٹریوں کا ذکر کیا ہے تو میں اسی سے related ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ relevant رہ کر ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بالکل relevant ہوں۔ میں اسی سوال سے متعلقہ ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں۔ منسٹر صاحب نے اپنے جواب میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 178 فیکٹریوں کا ذکر کیا ہے تو میں پوچھ رہا ہوں کہ محکمہ نے ان 178 فیکٹریوں کو آج تک کیا سہولتیں فراہم کی ہیں، وہاں پر کتنے پیسے خرچ کئے گئے ہیں اور کیا یہ محکمہ صرف لاہور پر ہی خرچ کرتا رہے گا یا ہمارے چھوٹے شہروں کی باری بھی آئے گی؟

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے میری بات سُنیں۔ آپ نے جو سوال کیا تھا اس کا منسٹر صاحب نے مکمل جواب دے دیا ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی صنعتوں کے لئے اگر کوئی سہولت میسر نہیں تو آپ اس بابت پوچھ سکتے ہیں کہ یہ سہولت وہاں کیوں میسر نہیں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہاں تو سیوریج کی سہولت بھی نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر: آپ specific سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ان 178 فیکٹریوں کے حوالے سے بات کر رہا ہوں جن کی فہرست جواب کی تفصیل میں دی گئی ہے کہ کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ان 178 فیکٹریوں کے لئے محکمہ

نے کوئی ایک single penny خرچ کی ہے، محکمہ نے وہاں پر کوئی ایک سہولت فراہم کی ہے تو منسٹر صاحب مجھے بتادیں، یہ تو اسی محکمہ کا کام ہے۔ کیا ہمارے ضلع کا کوئی حصہ نہیں ہے، کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی صنعتوں کے لئے انہوں نے کوئی سہولت فراہم کی ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، اب منسٹر صاحب کا جواب ذرا غور سے سُن لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں انڈسٹریل اسٹیٹ بنی ہوئی ہے، انڈسٹریل اسٹیٹ بننے کے بعد وہاں فیکٹریاں لگی ہیں اور ان کا کوئی کام ہونے والا ہے تو معزز ممبر اس کی نشاندہی کریں۔ اگر وہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ موجود ہے تو میں اس کا infrastructure بھی مکمل کراؤں گا اور وہاں پر سیوریج سسٹم بھی بنایا جائے گا۔ لوگوں نے اپنی ذاتی پراپرٹی خرید کر فیکٹریاں لگائی ہیں تو ان کے سیوریج کا پانی سیوریج پائپ یا نالوں میں جاتا ہے اگر وہاں پر کوئی organized انڈسٹریل اسٹیٹ بنی ہوئی ہے اور وہاں ان کو سیوریج سسٹم یا سڑکوں کی ضرورت ہے تو میں وہ مہیا کرنے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ کوئی نشاندہی کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہے۔ ہم پچھلے تین سالوں سے وہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ مانگ رہے ہیں۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ ہمارے ضلع کو انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں دی گئی لہٰذا ہمیں فنڈز ملیں گے اور نہ ہی سہولتیں ملیں گی۔ منسٹر صاحب یہی فرما دیں کہ ہمارے ضلع کو کب تک انڈسٹریل اسٹیٹ ملے گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے جو دوست وہاں پر industry لگانا چاہتے ہیں تو یہ مجھے لسٹ دے دیں کہ فلاں فلاں جگہ پر ہمیں Industrial Estate کی ضرورت ہے اور فلاں فلاں لوگ وہاں پر industry لگانا چاہتے ہیں تو میں آج انہیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں وہاں پر Industrial Estate بنادوں گا۔

جناب سپیکر: جی، Very good۔ اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 7106 ہے، جواب پڑھا ہوا تصوّر کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصوّر کیا جاتا ہے۔

غیر مسلم افراد کو ووکیشنل ٹریننگ سے متعلقہ مسائل

*7106: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام پنجاب بھر میں کتنے ادارے ہیں اور کون کون سے اضلاع میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں امسال کتنے افراد زیر تربیت ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان اداروں میں نان مسلم افراد داخلے کے اہل نہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا غیر مسلم پاکستانی شہریوں کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں؟

(ہ) غیر مسلم افراد کی پیشہ ورانہ تربیت اور ہنر سازی کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے؟

(و) کیا حکومت PVTC کی پالیسی تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ غیر مسلم پاکستانی شہری ان اداروں سے مستفید ہو سکیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام پنجاب بھر میں 223 ووکیشنل ٹریننگ کے ادارے کام کر رہے ہیں یہ ادارے پنجاب کے تمام اضلاع میں واقع ہیں۔

(ب) رواں مالی سال میں ان اداروں میں 67485 طلباء فنی تربیتی کورسز میں زیر تربیت ہیں چونکہ یہ کورسز چھ ماہ پر محیط ہیں لہٰذا سال کے اختتام تک ان کی تعداد تقریباً دُگنی ہو جائے گی۔

(ج) جی نہیں! زکوٰۃ فنڈز سے چلنے والے کورسز میں صرف مستحقین زکوٰۃ طلباء و طالبات داخلے کے اہل ہیں جبکہ غیر مسلم طلباء و طالبات زکوٰۃ فنڈ سے پڑھائے جانے والے کورسز کے علاوہ دیگر فنڈ سے پڑھائے جانے والے تمام کورسز میں داخلہ لے سکتے ہیں۔اس وقت 904 غیر مسلم طلباء و طالبات ان ووکیشنل ٹریننگ کے اداروں میں زیر تربیت ہیں۔

(د) جی نہیں! یہ غلط ہے۔ جیسا کہ اوپر تفصیلاً عرض ہے کہ غیر مسلم طلباء و طالبات کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا گیا۔ غیر مسلم طلباء و طالبات زکوٰۃ فنڈ سے پڑھائے جانے والے کورسز کے علاوہ دیگر فنڈ سے پڑھائے جانے والے تمام کورسز میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

(ہ) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل حکومت پنجاب کا وہ انقلابی ادارہ ہے جو نا صرف مسلم بلکہ غیر مسلم طلباء وطالبات بے روزگار نوجوانوں کی پیشہ ورانہ تربیت کر کے انہیں حصولِ روزگار کے قابل بناتا ہے۔

(و) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام چلنے والے ووکیشنل ٹریننگ کے اداروں میں مسلم وغیر مسلم طلباء وطالبات زیر تربیت ہیں اور مستفید ہو رہے ہیں لہٰذا کسی پالیسی کی تبدیلی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جوابات سے مطمئن نہیں ہوں۔ جز(ج) میں میرا سوال ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ ان اداروں میں نان مسلم افراد داخلے کے اہل نہیں؟" تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ "جی نہیں۔" میں خود ان اداروں میں گئی ہوں خاص طور پر میں ٹاؤن شپ والے ادارہ میں گئی ہوں اور وہاں پر میں نے prospectus دیکھا ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نان مسلم ان اداروں میں داخلہ نہیں لے سکتے۔ میں نے ایک دفعہ اس پر Point of Order بھی raise کیا تھا جس پر منسٹر صاحب نے اس بات کو درست فرمایا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس کے متعلق دیکھیں گے۔ انہوں نے چونکہ جز(ج) کا جواب درست نہیں دیا تو میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں محترمہ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس محکمہ کا سوال ہو اُس سے متعلقہ منسٹری میں بھیجنا چاہئے۔ یہ ذیلی ادارہ وزارت زکوٰۃ و عشر سے تعلق رکھتا ہے تو ہم نے یہ سوال انہیں بھجوا دیا تھا اور انہوں نے اس کا جواب بھی اسمبلی میں submit کر دیا ہے لہٰذا محکمہ صنعت سے اس ادارہ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! محترمہ نے بات کی ہے کہ میں نے ٹاؤن شپ میں جا کر check کیا ہے تو وہاں پر نان مسلم کے داخلے نہیں ہوتے۔ میرے خیال میں پاکستان میں ہر شہری کے حقوق برابر ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے یہ بات نہیں کی۔ میں نے اُن کے حقوق کی بات کی ہے اور نہ اُن کے شہری حقوق کی بات کی ہے۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ یہ سوال وزارت زکوٰۃ و عشر کا ہے۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر!اس سوال کا جواب بھی یہاں پرآیاہواہےاور وزیر موصوف یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ سوال ہم سے متعلقہ نہیں ہے تو ہم نے وزارت زکوۃ وعشر کو بھجوادیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ سراسر زیادتی ہے اور آپ کو یاد ہو گا میں نے پچھلے سال اس پر Point of Order بھی raise کیا تھا اور منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ یہ بالکل درست ہے۔ میں نے جز(و) میں سوال کیا ہے کہ "کیا حکومت PVTC کی پالیسی تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ غیر مسلم پاکستانی شہری ان اداروں سے مستفید ہو سکیں؟" تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ "جی نہیں۔" ان کا یہ غلط جواب ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر!ہم نے محترمہ کا احترام کرتے ہوئے ان کے سوال کا جواب دیا ہے اور متعلقہ محکمہ کو ان کا سوال بھجوادیا ہے تاکہ وہ صحیح طریقہ سے ان کے سوال کا جواب دے سکے تو میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لا رہا ہوں کہ یہ ہمارا سوال نہیں ہے۔ متعلقہ محکمہ کی طرف سے محترمہ کے سوال کا جواب بھی اسمبلی میں آچکا ہے تو جب اُس محکمہ کا Question Hour ہو گا تو انشاء اللہ اس سوال کا جواب محترمہ کو مل جائے گا۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! محکمہ نے یہاں پر میرے سوال کا جواب بھی دیا ہوا ہے اور ابھی وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ جی، اس کا جواب آئے گا یہ تو بڑی confusion والی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب! آپ جز(و) کا جواب پڑھ دیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جز(و) میں محترمہ نے سوال کیا ہے کہ "غیر مسلم افراد کی پیشہ ورانہ تربیت اور ہنر سازی کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے؟" میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مسلم یا غیر مسلم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہر وہ شخص جو پاکستانی ہے اُس کے لئے تربیت دینے والے ہمارے تمام اداروں کے دروازے کھلے ہیں۔ ہر بچہ یا ہر عورت اُن اداروں میں داخلہ لے سکتا ہے، ٹریننگ کر سکتا ہے اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے کہ وہ کون سے مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میں جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے جز (ج) میں دیکھ لیا ہوگا انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ 904 غیر مسلم طلباء وطالبات ان دووو کیشنل ٹریننگ اداروں میں زیر تربیت ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! Prospectus ایک document ہے یہ document میرے پاس موجود ہے تو جب میں نے Point of Order پر بات کی تھی تو میں نے وہ Prospectus, Minister for Minorities and Human Rights کو بھی دیا تھا۔ وہ prospectus اس وقت تو میرے پاس موجود نہیں ہے کیونکہ مجھے پتا نہیں تھا کہ آج میرا یہ سوال آرہا ہے لیکن میں آپ کو اُس کی کاپی دے سکتی ہوں۔ اُس میں یہ لکھا ہوا ہے تو وزیر موصوف اُس کو check کر کے correct کرائیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جب میں نے وہاں کے CEO سے پوچھا کہ آپ اُن کے لئے کیا کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اُن کے لئے علیحدہ پروگرام کرتے ہیں۔ مجھے اس سے بہت بڑا اختلاف ہے آپ Christian خواتین یا لڑکوں کو دوسروں سے علیحدہ مت کریں۔ ہم تو ایسی بات کرتے ہیں کہ اس ملک میں ہم مل جل کر رہیں تو اگر ہم اُن کو علیحدہ کر دیں گے تو یہ بہت بُری بات ہوگی۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ نان مسلم خواتین کے لئے اس وقت کوئی علیحدہ پروگرام چل رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے notice میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے اگر ان کے notice میں کوئی ایسی بات آئی ہے تو مجھے بتائیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اُس کا ازالہ کریں گے کیونکہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اس میں تفریق ہو۔ ہر پاکستانی شہری کا حق ہے کہ وہ یہاں سے تعلیم بھی حاصل کرے، ٹریننگ بھی حاصل کرے اور ہمارے skilled programme میں بھی شامل ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ کو شاید دیکھنے یا سمجھنے میں کوئی ایسی غلط فہمی ہو۔ پاکستان میں اور پنجاب میں اس قسم کی کوئی پالیسی نہیں ہے جس سے مسلم اور غیر مسلم میں تفریق پیدا ہو۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کو کل وہ Prospectus اور دیگر ساری detail لا کر دوں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ چودھری صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں اور یہ ساری detail انہیں بتائیں اور اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو وہ اس کا ازالہ کریں گے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

لاہور: جی ٹی ٹی سی مغلپورہ میں اساتذہ و دیگر سٹاف کی تفصیل

*5576: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر مغلپورہ لاہور میں لیکچرارز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں، کتنی اسامیاں اس وقت خالی ہیں، حکومت ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں کتنے لیکچرار تین سال کے عرصہ سے زائد تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ ٹریننگ سنٹر میں سکیل ایک تا 16 سٹاف کی کتنی تعداد ہے، گریڈ اور عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) گریڈ ایک تا 16 کے سٹاف میں جو عرصہ تین سال سے زائد تعینات ہیں ان کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مغل پورہ لاہور میں لیکچرار کی کوئی منظور شدہ اسامی نہ ہے البتہ چیف انسٹرکٹر سکیل 17 کی کل آٹھ منظور شدہ اسامیاں ہیں اس وقت دو خالی اسامیاں ہیں جو کہ ترقی کی بنیاد پر، پُر کی جاتی ہیں جلد ہی ان خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

(ب) ادارے میں لیکچرار کی کوئی منظور شدہ اسامی نہ ہے البتہ 3 چیف انسٹرکٹر سکیل 17 تین سال کے زائد عرصہ سے تعینات ہیں۔

(ج) ادارہ ہذا میں سکیل 1تا16، سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں 168 ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گریڈ ایک تا16 کے سٹاف کی تفصیلات جو ادارہ میں تین سال کے زائد عرصہ سے تعینات ہیں۔

نمبر شمار	منظور شدہ اسامی کا نام	سکیل	اسامیوں کی تعداد
1	سینئر انسٹرکٹر	16	18
2	سٹینو گرافر	15	1
3	انسٹرکٹرز	14	27
4	امام مسجد	11	1
5	ڈسپنسر	11	1
6	سینئر کلرک	9	1
7	ڈسپنسر	8	1
8	سکلڈ ورکر	8	1
9	سٹور کیپر	7	1
10	جونیئر کلرک	7	4
11	اسسٹنٹ سٹور کیپر	5	1
12	ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ	5	1
13	ڈرائیور	5	3
14	ورکشاپ اٹنڈنٹ	2	11
15	نائب قاصد	2	3
16	کک	2	1
17	مصالچی	2	1
18	واٹر کیریئر	2	2
19	مالی	2	1
20	چوکیدار	2	1
21	خاکروب	2	4
		میزان	85

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

"اپنا روزگار" سکیم کی تفصیلات

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پورے مال روڈ پر بینرز اور hoardings لگے ہوئے ہیں کہ "صاحب زکوٰۃ سے صاحب نصاب تک اور اپنا روزگار" میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کیا سکیم ہے اور اس سے کون سے لوگ مستفید ہوں گے۔ ان کا criterion کیا ہوگا اور یہ کن کن شہروں کے اور کن کن علاقوں کے لئے ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کی بات سنیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مال روڈ پر بینرز لگے ہوئے ہیں۔ یہ بینرز صرف لاہور میں دیکھے گئے ہیں۔ کیا یہ صرف لاہور کے لوگوں کے لئے ہے یا ہمارے چھوٹے شہروں کے لوگ بھی اس سے مستفید ہوں گے؟ میں اس کی تفصیلات جاننا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ پروگرام جوں جوں چلتا جائے گا اس سے لوگ مستفید ہوں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا جواب حکومت نے دینا ہے۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو کہہ رہا ہوں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے دوست نے بینرز اور فلیکسز کو پڑھا ہے۔ میرے خیال میں ان کو اس سلسلہ میں معلومات بھی حاصل کرنی چاہئیں کہ یہ صرف لاہور کے لئے نہیں ہے۔ یہ پورے پنجاب کے لئے ہے۔ اگر لاہور میں کوئی تقریب ہوتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ جب ہم کسی سکیم کی بنیاد رکھتے ہیں یا شروع کرتے ہیں تو اس کا وزیر اعلیٰ پنجاب یا کوئی سینئر قائدین افتتاح کرتے ہیں لہٰذا اس سلسلہ میں یہ بینرز اور فلیکسز لگائی جاتی ہیں کہ آج ہم اس سکیم کو شروع کر رہے ہیں۔ یہ روزگار سکیم پورے پنجاب کی ہے۔ ہم ابھی 9 ڈویژن میں اس کو شروع کر رہے ہیں۔ اس کے فوراً بعد یہ تمام اضلاع میں چلائی جائے گی۔ اس میں وہ لوگ جو روزی کمانا چاہتے ہیں، جو بے روزگار ہیں، جو غریب ہیں، جو یتیم ہیں اور جن کا کوئی والی وارث نہیں ہے وہاں کی ڈسٹرکٹ زکوٰۃ و عشر کمیٹی یا اس علاقہ کے معززین جس شخص کو recommend کریں گے جن کے نام زکوٰۃ کے سلسلہ میں پہلے ہی recommended ہیں جو محکمہ زکوٰۃ سے زکوٰۃ وصول کر رہے ہیں۔ ان لوگوں میں سے لوگوں کا چناؤ کیا جائے گا جو صحت مند ہو، اگر کوئی رکشا چلا سکتا ہے یا کوئی اور کام کر سکتا ہے تو اسی طریقے سے انہیں

facilitate کیا جا سکتا ہے۔ یہ صرف لاہور یا کسی ایک بازار کی سکیم نہیں ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کی سکیم ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلاؤں گا۔ اس معزز ایوان میں کچھ دن پہلے زراعت اور زرعی ٹیکس پر بحث بھی ہوئی ہے۔ یہاں on the floor of the House وزیر زراعت نے فرمایا تھا کہ ہم اس پر ایک کمیٹی بنائیں گے، اور SMBR سے مل کر اُن سے بات کریں گے اور زرعی ٹیکس کو with held کرائیں گے کیونکہ 1997 میں contents کے مطابق dual taxation کسان پر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس میں کوئی پیشرفت ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی؟ میرے علم میں آیا ہے کہ notices serve ہو چکے ہیں اور جو لوگ اس میں delay کر رہے ہیں تو ضلعی انتظامیہ ان کسانوں کو تنگ کر رہی ہے۔ اس کو slow-going projects میں نہ رکھا جائے اور اس پر فوری طور پر عملدرآمد کرایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس پر جلد ہی بنائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جیسا کہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے تو ان کی بات سے یہی پتا چلا ہے کہ آج اس سکیم کی inauguration ہے۔ لاہور میں inauguration ہو گی، چیف منسٹر صاحب کریں گے یا دوسری شخصیات کریں گی۔ انہوں نے جو 9 ڈویژن بتائے ہیں وہ کون کون سے ہیں اور یہ سکیم کب تک وہاں جائے گی؟

جناب سپیکر: آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ پنجاب کے کتنے ڈویژن ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ بتادیں کہ یہ سکیم کب جائے گی؟ 9 ڈویژن کا مطلب تو پورا پنجاب ہے۔ ہمیں تو اس کے شیڈول کا پتا ہی نہیں ہے۔ اس سکیم کی لاہور کے علاوہ بھی سارے اضلاع میں ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ زکوٰۃ پہلے بیوگان، یتیموں اور مسکینوں کو ہزاروں میں ملتی تھی

اب سینکڑوں میں رہ گئی ہے۔اب بیوگان اور یتیم پریشان ہیں کہ انہیں زکوٰۃ نہیں مل رہی تو پھر یہ رکشے کس طرح ہمارے غریبوں کو ملیں گے۔ان کا deserving persons کے لئے کیا criterion ہے؟ اس کے علاوہ جو پہلی فہرستیں ہیں ان پر عمل ہوگا یا نئی فہرستیں بنائیں گے اور نیا survey کرائیں گے؟ یہ اس حوالے سے بتادیں۔

جناب سپیکر: ان کے پاس survey ہوگا۔ایسی بات تو نہیں ہے۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے دوست کو یہ بھی نہیں پتا کہ پنجاب کی ڈویژن 9 ہی ہیں۔ان کے notice میں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ایسے نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ ہم ڈویژن لیول پر اس سکیم کو شروع کر رہے ہیں۔جب کوئی سکیم شروع ہوتی ہے تو اسے ڈویژن لیول پر یعنی ڈویژنل ہیڈکوارٹر سے شروع کیا جاتا ہے لہٰذا وہ تمام فہرستیں جو ڈویژن لیول پر یا ہیڈکوارٹر میں جو ڈسٹرکٹ زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے چیئرمین یا تحصیل لیول کے ممبران سب اس کمیٹی میں بیٹھ کر لوگوں کو recommend کریں گے۔اس کے علاوہ جو لوگ پہلے ہی زکوٰۃ وصول کر رہے ہیں یا حقدار ہیں۔آپ کا حق بنتا ہے کہ اگر آپ کے علاقہ میں کوئی ایسا حقدار ہو جس کے بارے میں آپ محسوس کرتے ہیں کہ اس کو امداد ملنی چاہئے تو ڈسٹرکٹ زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے ممبران آپ کے دوست اور ساتھی ہی ہوں گے وہ اس حقدار کو recommend کر سکتے ہیں۔اس میں کوئی بددیانتی نہیں ہوگی۔آپ مجھے بتائیں کہ جو رقم کسی غریب کو دی جاتی ہے وہ کس فنڈ سے ہوگی۔کیا اس میں کوئی شخص اس قسم کی بددیانتی کر سکتا ہے، کیا کوئی مسلمان اس بارے میں سوچ سکتا ہے کہ ایسے اداروں میں یا ایسی جگہوں پر بددیانتی کرے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اس قسم کی بددیانتی کرتا ہے تو وہ اللہ کو جوابدہ ہے اور اللہ کی رسی بہت مضبوط ہے وہ اسے ضرور پکڑے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ کے توسط سے بڑے lighten mood میں بات ہو رہی ہے۔ان کا بڑا شکریہ کہ انہوں نے بتا دیا ہے کہ پنجاب کے 9 ڈویژنز ہی ہیں۔وہ تو پہلے ہی پنجاب کی بات ہو گئی تو اس میں پنجاب کے 9 ڈویژنز کی کیا ضرورت تھی،

پنجاب کی تو پہلے ہی بات ہو رہی ہے۔ ہم تو یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ لاہور کے علاوہ ہماری باری کب آئے گی؟

جناب سپیکر:آ جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!ہم بھی ڈویژنل ہیڈکوارٹر ساہیوال میں بیٹھے ہیں۔ میری دوسری یہ گزارش ہے کہ جس طرح یہ فرمارہے ہیں کہ یہ زکوٰۃ کا پیسا ہے۔ میں ذمہ داری سے یہ on the floor of the House گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جتنی گفتگو ہے یہ صرف ڈرائنگ روم کی گفتگو تو ہو سکتی ہے۔ یہ بات اسمبلی کے اس ایوان میں، اس august House میں کرنا[*****] یہ زکوٰۃ کی بندر بانٹ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر:بندر بانٹ کون کر سکتا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!بیوگان اور یتیموں کو جو زکوٰۃ ہزاروں میں ملتی تھی آج وہ سینکڑوں میں ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ تشریف رکھیں۔ انہوں نے ایوان کے متعلق جو بات کی ہے اس کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر!شکریہ۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ محکمہ زکوٰۃ اور بیت المال پہلے ہی عام لوگوں کی درخواستوں پر کوئی عملدرآمد نہیں کرتا۔ محکمہ پیسے دے رہا ہے اور نہ دوائیاں دے رہا ہے۔ یہ جو نئی رکشا سکیم شروع ہو رہی ہے کیا یہ ڈرامہ بازی ہے؟ جب ایک مستحق غریب زکوٰۃ کے پیسے زکوٰۃ کمیٹی سے نہیں لے سکتا اور جب زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں بنیں تو کس طرح رکشے تقسیم ہوں گے؟ پھر وہی بات ہو گی جس طرح کالی پیلی ٹیکسیاں اپنے من پسند لوگوں کو دی گئی ہیں۔ اسی طرح رکشے بھی من پسند ورکرز کو دیئے جائیں گے تو غریب آدمی تو وہیں کا وہیں رہ گیا۔

جناب سپیکر:چلیں ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چوہدری محمد شفیق):جناب سپیکر!میری بہن نے بہت سے ایسے سوال کئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ایوان کا ماحول خراب ہو۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!جی، ماحول خراب کرنا بھی نہیں چاہئے اور اگر آپ ایسا کریں گے تو پھر میں آپ کی بات سنوں گا بھی نہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ سکیمیں آج سے نہیں چل رہی ہیں بلکہ پرانی حکومتوں سے بھی ان کے مسلسل روابط ہیں جس میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ہے جس کو اس وقت یہ حکومت بھی چلا رہی ہیں اسی طریقہ سے زکوٰۃ و عشر اور بیت المال کا سسٹم بھی عرصہ دراز سے چل رہا ہے تو اس میں کسی جگہ پر کمی بیشی آسکتی ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کیونکہ ہر شخص کا تو زکوٰۃ کے پیسوں سے علاج نہیں کروایا جاسکتا ہے لیکن یہ بات بھی میں آپ کو بتا دوں کیونکہ میں اس بات کا خود گواہ ہوں کہ میں نے بہت سے ایسے لوگ جو کہ کینسر کے مریض تھے جن کے جگر خراب تھے اور جن کا transplant کروانا تھا تو ان سب کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بڑے کھلے دل سے علاج کروائے اور ان پر پیسے خرچ کئے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں قطعاً یہ تمیز نہیں کی گئی کہ یہ کس علاقے یا کس فرقے سے تعلق رکھتا ہے یا وہ مسلم ہے یا غیر مسلم ہے۔ وہاں ہر اُس شخص کو جسے ہمارے ایم پی اے صاحبان یا علاقے کے دوست نے recommend کیا ہے کہ یہ غریب آدمی ہے اور اس کا علاج ہونا ضروری ہے پھر چاہے اس پر لاکھوں روپے خرچ ہوں وہ ہم کرتے ہیں بلکہ میں نے اسی اسی لاکھ روپے کی گرانٹ دیکھی ہے جن کا کوئی والی وارث نہیں تھا جن کا کوئی علاج کروانے والا نہیں تھا تو ان کا بھی وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے مفت علاج کروایا ہے۔ ہماری کوشش جاری ہے لیکن اس میں اصلاح کا پہلو موجود ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No, Point of Order.

چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا بہت ہی relevant Point of Order ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، میں relevant Point of Order سننا چاہتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پوائنٹ آف آرڈر کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہر ایک فلاحی سکیم جیسے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا منسٹر صاحب نے ذکر کیا ہے اس کے ساتھ خدمت کارڈ بھی جڑا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ غریبوں کے لئے زکوٰۃ کی سکیم بھی موجود ہے اور یہ ایک سہانا سفر ہے جس کی میں تحسین لازمی طور پر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں لیکن اس سے میرا یہ سوال جڑا ہوا ہے کہ خدمت کارڈ، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام اور یہ جو زکوٰۃ کا پروگرام ہے اس کا scope اور ceiling موجود ہے اس کی تعداد مقرر ہے تو کیا اس کے بارے میں یہ ایوان میں آگاہی دی جا سکتی ہے کہ یہ جو نیا پروگرام کا سفر شروع ہو رہا ہے اس میں کیا scope and ceiling ہے کوئی تعداد مقرر ہے جبکہ یہ پہلے ہی سے بہت کم تعداد ہے جو استفادہ کر رہے ہیں۔ اس کی scope and ceiling بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آج آپ ہی زکوٰۃ و عشر والوں کی جگہ جواب دیں گے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ انہوں نے scope کے بارے میں پوچھا ہے تو شاید میں اس کا اتنی تفصیل سے جواب نہ دے سکوں کیونکہ یہ میری منسٹری بھی نہیں ہے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی سکیم جو پبلک کے ویلفیئر کے لئے ہو، پبلک کی سہولت کے لئے ہو ایسے لوگ جو روزگار کما سکتے ہوں، اس میں سفید پوش بھی ہو سکتے ہیں اور شاید اس سسٹم کا پیسا کوئی لینا بھی نہ چاہتا ہو تو لہٰذا اس میں کون سی ایسی برائی آ جائے گی کہ اگر کوئی شخص غریب ہے، یتیم ہے، جو روزگار نہیں کما سکتا اور اس کے پاس کوئی وسائل نہیں ہیں اگر اس کو رکشا مل جائے یا سائیکل مل جائے یا کوئی اور چیز مل جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی برائی ہے۔ اگر آپ کے علاقے میں ایسے لوگ موجود ہیں تو آپ کا حق بنتا ہے کہ آپ ان سے رابطہ قائم کریں، اس منسٹری سے رابطہ قائم کریں اور ڈسٹرکٹ کمیٹیوں سے رابطہ قائم کریں وہاں جا کر آپ کو کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کوشش کریں اور اگر ہمت کریں گے تو میں یہ ضرور دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا

حق جو آپ recommend کریں گے اور جو شخص ضرورت مند ہو گا اس کی ضرورت وزیر اعلیٰ ضرور پوری کریں گے۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اگر آپ ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کریں گے تو میں پھر اپنی power use کروں گا۔ I am telling you. Thank you.

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میں صرف معزز منسٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں وہ آج یہاں پر موجود ہیں۔ میں اس نظام میں بہتری کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں آپ اتنا کچھ کر رہے ہیں ہم جو پانچ کروڑ روپے یہودی کمپنی کو موبائل کے ذریعہ سے دے رہے ہیں خدارا میری ان سے یہ گزارش ہے کہ وہ اس نظام کو واپس لائیں۔ جیسے پہلے پندرہ سے سولہ بیوہ عورتوں کو زکوٰۃ ملتی تھی اور وہ اس سے مستفید ہوتی تھیں لیکن اب صرف تین یا چار عورتوں کو ملتی ہے اور باقی ہمیں بد دعائیں دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اس نظام میں جس میں پندرہ یا سولہ عورتوں کو زکوٰۃ ملتی تھی اس میں واپس جائیں اور یہ موبائل کے ذریعے جو ہم پیسے دے رہے ہیں اس سسٹم کو ختم کیا جائے، اس پانچ کروڑ روپے کو بھی ہم ان عورتوں میں تقسیم کریں تو ہمارے لئے زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ میری معزز منسٹر سے گزارش ہے کہ میں یہ suggestion دیتا ہوں کہ خدا کے لئے اس چیز کو ختم کریں اور ان بیواؤں میں یہ رقم تقسیم کریں جو بے چاری ایک ماہ کے بعد پانچ سو یا ایک ہزار روپے کی طرف اپنی نظر دوڑاتی اور انتظار کرتی تھیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ انتظار اب ختم ہو گیا ہے کیونکہ معزز منسٹر میرے بہت محسن ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس پانچ کروڑ روپے کا فائدہ ان بیوہ عورتوں کو دیں نا کہ اس کمپنی کو دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، اس کے بارے میں بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ taxation system ہے جو کہ FBR سے تعلق رکھتا ہے اور یہ federal subject ہے۔ اس سلسلے میں Provincial Government یا پنجاب اسمبلی اپنا کوئی ایسا کردار ادا نہیں کر سکتی لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اس پر قرارداد لے کر آئیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!لیکن آپ کی تجویز آئی ہے، آپ کی رائے ہے، ہم آپ کی رائے کا احترام کرتے ہیں اور اس کو ہم recommend کر کے آگے بھجوا سکتے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی، بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر:جناب سپیکر!منسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ ڈسٹرکٹ میانوالی میں اس وقت یہ position ہے کہ وہاں پر ڈسٹرکٹ زکوٰۃ و عشر کے چیئرمین نہیں ہیں تو جتنا بھی کام ہے انہوں نے stuck up کیا ہوا ہے کہ کسی کو بھی اس وقت مقامی طور پر کچھ بھی نہیں مل رہا ہے تو میں یہ پوچھوں گا کہ اس کا کیا طریق کار ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر:جی، منسٹر صاحب کو بات سننے دیں کیونکہ انہوں نے جواب دینا ہے۔آپ ان کو مصروف کر رہے ہیں ان کو بات سننے دیں، بھچر صاحب میانوالی کی بات کر رہے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر:جناب سپیکر!جن ڈسٹرکٹس میں چیئرمین زکوٰۃ و عشر موجود نہیں ہیں اور bodies موجود نہیں ہیں کیونکہ اس بارے میں مجھے ذاتی طور پر پتا ہے کہ وہاں زکوٰۃ و عشر بالکل تقسیم نہیں ہو رہی ہے اور۔۔۔

جناب سپیکر:بھچر صاحب!وہ بنا دیں گے بلکہ بہت جلدی بنا دیں گے۔

جناب احمد خان بھچر:جناب سپیکر!جس طرح سے یہ فرما رہے ہیں کہ یہاں پر جتنے بھی لوگ علاج کے لئے آتے ہیں، جب وہ مقامی طور پر ایڈمنسٹریٹر کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی provision نہیں ہے کہ ہم آپ کی recommendation کریں۔میں اس بارے میں منسٹر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ یہ ذرا بتا دیں یا اس پر کوئی نوٹس لیں اور اس پر عملدرآمد کے احکامات جاری کروائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!اب تو میرے خیال میں ہم نے اپنے سسٹم کو کافی بہتر کیا ہے۔جیسا کہ آپ نے کہا ہے کہ بعض districts ایسے ہیں جہاں پر زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین نہیں ہے۔میں عرض کروں گا کہ جو مستحق لوگ ہوتے ہیں ان کی لسٹ بنتی ہے اور وہ لوکل زکوٰۃ و عشر کمیٹی بناتی ہے اور ان پیسوں کی recommendation اوپر بھیج دیتی ہے۔اب تو

direct easy paisa system کے تحت automatically پیسے ان کے پاس چلے جاتے ہیں وہاں اگر کسی جگہ ڈسٹرکٹ زکوٰۃ و عشر کمیٹی کا چیئرمین نہیں ہے تو وہاں کوئی نہ کوئی ایڈمنسٹریٹر ضرور ہوگا جو اس کو deal کرتا ہوگا اور پورے سسٹم کا خیال بھی کرتا ہوگا۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ایڈمنسٹریٹر کے بارے میں ہی میں عرض کر رہا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی provision نہیں ہے کہ ہم ایسی کوئی recommendation کریں جس سے پی آئی سی میں کسی کا علاج ہو سکے یا ہیپاٹائٹس سی کا علاج ہو سکے جب تک زکوٰۃ و عشر کا چیئرمین نہیں آئے گا اور یہ پوری body نہیں بنے گی تو اس وقت ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ میں ان ایڈمنسٹریٹرز کے بارے میں ہی یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان کے پاس کوئی provision اس وقت موجود نہیں ہے تو میں معزز منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر کوئی نوٹس لے کر احکامات جاری کروائیں یا اس بارے میں کوئی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! جی، آپ کی بات انہوں نے سن لی ہے تو میرے خیال میں جو اس میں قابل عمل چیز ہے تو اس کو وہ ضرور کریں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں جو کہنا چاہتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! فیصل آباد کے اندر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کا جھنگ روڈ پر ایک نیو کیمپس بنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ note کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس نیو کیمپس کے ساتھ چلڈرن ہسپتال ہے جو کہ دونوں بہت بڑے ادارے ہیں۔ یونیورسٹی کے کیمپس میں ہزاروں طالبعلم پڑھتے ہیں تو دوسری طرف روزانہ ہزاروں مریض چلڈرن ہسپتال میں آتے ہیں۔ تعلیمی اداروں پر سکیورٹی کے حوالے سے حکومت کا بڑا خصوصی ٹاسک ہے کیونکہ دہشت گردوں نے تعلیمی اداروں کے متعلق نیا narrative قائم کیا ہوا ہے اس لئے حکومت کا بھی تعلیمی اداروں کی سکیورٹی پر بڑا concern ہے اور اسے fix کیا ہوا ہے۔ چلڈرن ہسپتال کا جو گیٹ ہے وہ یونیورسٹی کے کیمپس کے اندر کھلتا ہے اور تمام مریض و لواحقین یونیورسٹی کے اندر سے گزر کر جاتے ہیں جس پر شدید reservation ہے۔ مریضوں اور لواحقین کو سکیورٹی کے ان

مراحل سے نہیں گزارا جا سکتا کیونکہ مریض کے بھیس یا ایمبولینس میں خدانخواستہ ایسی کوئی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ یونیورسٹی کے ذمہ داران نے بارہا محکمے کو کہا ہے کہ ہسپتال کے پاس مین روڈ پر گیٹ کی جگہ موجود ہے لہٰذا وہ اپنا گیٹ الگ کر لیں ورنہ اس میں خدانخواستہ ایسی کوئی صورتحال سکیورٹی کے شدید مسائل پیدا کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ اس issue کو redress کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہاں کوئی وزیر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب ابھی موجود تھے لیکن آپ اس وقت نہیں تھے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! کسی ایک وزیر کو تو یہاں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ابھی موجود تھے۔ منسٹر صاحبان اگر لابی میں بات سن رہے ہیں تو اندر ایوان میں تشریف لے آئیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! یہ اس ایوان کے ساتھ بڑی زیادتی ہے،
Because not a single Minister is there.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب اگر لابی میں موجود ہیں تو اندر تشریف لائیں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے بہت پوائنٹ آف آرڈر لئے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1127 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

پی ای پی آئی کے عملہ کی نااہلی کی وجہ سے اربوں روپے کی پولیو ویکسین ضائع

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 18۔ دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق پنجاب میں حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام Punjab Expanded Programme on Immunization کے سٹاف کی نااہلی کی بناء پر بیش قیمت پولیو ویکسین (آئی پی وی) ضائع ہو گئی ہے۔ اس ویکسین کا ضیاع فیلڈ سٹاف کی بے احتیاطی کی وجہ سے ہوا۔ یہ ویکسین ایک بین الاقوامی ادارے (GIVI) کی طرف سے عطیہ کی گئی تھی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آئی پی وی ویکسین پنجاب کے صرف زیادہ متاثر (high risk) علاقوں میں استعمال ہونی تھی مگر فیلڈ سٹاف اسے تمام جگہوں پر پانچ سال کے تمام بچوں کو استعمال کروا رہا ہے جبکہ WHO کے مطابق یہ آئی پی وی صرف ساڑھے چار ماہ کے بچوں کو جو کہ high risk میں آتے ہوں، انہیں دی جا سکتی ہے۔ عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اس نہایت قیمتی ویکسین جس سے قومی خزانے کو ماہانہ 15 کروڑ روپے کا بوجھ کم ہو رہا تھا، کے ضیاع کا بروقت نوٹس نہ لینے پر متعلقہ افسران اور عملے کے خلاف action لیا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ اس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت دیں گے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1132 محترمہ باسمہ چودھری اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے لیکن آپ تحریک التوائے کار نہیں پڑھ سکیں گی کیونکہ اب نئے Rules apply ہوں گے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1133/15 میاں محمود الرشید کی ہے۔

چلڈرن ہسپتال لاہور میں طبی سہولیات کی کمی

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 22۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق چلڈرن ہسپتال میں طبی سہولیات کی شدید کمی کی وجہ سے 48 گھنٹوں میں 19 بچوں کی اموات ہو چکی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہاں 54 میں سے 28 ventilators خراب ہیں اور ضرورت کے وقت بچوں کو ventilators مہیا نہیں کئے جاتے۔ ہلاک ہونے والے بچوں میں خناق سے بھی اموات ہو رہی ہیں جیسا کہ چند روز پہلے کی میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا کہ چلڈرن ہسپتال سمیت پنجاب کے بہت سے ہسپتالوں میں خناق کے علاج کی ادویات اور انجکشن دستیاب نہیں جہاں اب تک 26 بچے موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان حالات سے بچوں کے لواحقین نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چلڈرن ہسپتال میں ventilators اور تمام ضروری ادویات خصوصاً جان بچانے والی ادویات اور آلات کی فوری فراہمی یقینی بنائی جائے اور بچوں کی زندگیاں بچائی جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلتھ اس کا جواب دیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1134 محترمہ ناہید نعیم کی ہے۔ جی، محترمہ!

گوجرانوالہ میں جان بچانے والی ادویات کی قلت

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" مورخہ 23۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ محکمہ صحت کے کرپٹ اہلکاران کی ملی بھگت سے گوجرانوالہ میں انسانی جان بچانے والی ادویات کی قلت پیدا ہو گئی اور مافیا نے نرخ بڑھا دیئے۔ بیشتر stockist اور manufacturers کے گٹھ جوڑ سے ادویات اور انجکشنز کی بڑی تعداد کو خفیہ ٹھکانوں اور گوداموں میں سٹور کر کے مریضوں کی مجبوری سے کھلے عام فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق بیشتر ادویہ ساز کمپنیز کے بڑے stockist اور ایجنسی ہولڈرز نے زیادہ منافع کمانے کے لئے ایمرجنسی استعمال کی ادویات اور انجکشنز کی مصنوعی قلت پیدا کر دی جبکہ ان کی فروختگی کے

وقت خریدار کو ان سے دیگر ادویات خریدنے پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ ذرائع کے مطابق تھیلیسیمیا کے مریضوں کے زیادہ استعمال ہونے والی folic acid کی original قیمت 30 روپے ہے جبکہ مارکیٹ اور سٹوروں میں بلیک میں 150 روپے میں بڑے نخروں سے فروخت کی جا رہی ہے۔ اسی طرح سانس کی تکلیف میں استعمال ہونے والی گولیوں کی اصل قیمت 60 روپے ہے مگر اسے 160 روپے میں بیچا جا رہا ہے۔ اسی طرح ڈپریشن اور ذہنی تکلیف کی دوائی ریسٹورل کی 38 روپے کی ڈبی طلب کرنے پر اکثر دکاندار 1500 روپے کی دیگر ادویات خریدنے کی لازمی شرط لگاتے ہیں جبکہ ملٹی بیائنا کی 100 روپے کی بجائے 230 روپے سے لے کر 250 روپے تک اور جسمانی قوت کے لئے استعمال ہونے والا نیروبیان ٹیکہ کا ڈبہ 225 روپے کی بجائے 550 روپے میں فروخت ہوتا رہا ہے۔ شہریوں کی بڑی تعداد نے حکام بالا سے پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ بھی محکمہ صحت سے متعلقہ ہے تو پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت ہی اس کا جواب دیں گے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of ہو چکی ہے اور آپ میرے خیال میں اُس وقت موجود نہیں تھے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں issue بڑا اہم ہے۔

جناب سپیکر: جی، مجھے بہت پتا ہے لیکن آپ نہ ہوں تو میں کیا کروں؟ اگر آپ اُس وقت ہوتے تو یقیناً آپ کی بات سنی جاتی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1138/15 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ لوکل گورنمنٹ کے متعلقہ ہے لیکن تحریک التوائے کار ابھی پڑھی نہیں گئی ہے۔ محترمہ خدیجہ عمر! آپ نئے Rules کے مطابق اس کو نہیں پڑھ سکتیں جو ترمیم آپ نے کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1142/15 محترمہ ناہید نعیم کی ہے لیکن یہ تحریک التوائے کار آج نہیں پڑھی جا سکتی کیونکہ یہ محکمہ خوراک سے متعلقہ ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1143/15 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

سرکاری ہسپتالوں کی کھڑکیوں اور دروازوں کی مرمت

محترمہ شنیلارُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 25۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق سرکاری ہسپتالوں کے وارڈز کی کھڑکیوں کے شیشے اور جالیاں ٹوٹنے سے سردی میں اضافہ، مریض کھڑکیوں میں اخبار لگا کر سردی کو روکنے پر مجبور ہیں۔ دوسری جانب چھٹی کے روز سینئر ڈاکٹرز کی عدم دستیابی سے مریضوں کو ایمرجنسی اور دیگر وارڈز میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سرکاری ہسپتالوں میں مرمت کا کام سست روی کا شکار ہونے کے باعث شدید سردی کی وجہ سے وارڈز میں داخل مریض ٹھٹھرنے لگے۔ موسم سرما کی تیز ہواؤں کے باعث رات کے وقت وارڈز میں سردی بڑھ جاتی ہے اور ہسپتال انتظامیہ کی جانب سے وارڈز میں گیس اور بجلی ہیٹر فراہم نہیں کئے گئے جس سے مریض اپنے طور پر سردی سے بچاؤ کے طریقے اپنا رہے ہیں، ہسپتالوں کی ٹوٹی کھڑکیوں اور شیشوں کی جگہ پر گتے اور اخبارات لگا کر سردی کو روک رہے ہیں۔ اس کے علاوہ داخل مریض کو کمبل اور رضائی کی سہولت میسر نہیں۔ سینئر ڈاکٹرز کی عدم دستیابی سے ایمرجنسی، آئی سی یو اور ایچ ڈی یو میں داخل مریضوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی محکمہ صحت سے متعلقہ ہے جس کا جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت دیں گے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1151/15 سردار وقاص حسن مؤکل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1152/15 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی مقامی حکومت و دیہی ترقی کے بارے میں ہے۔ محترمہ خدیجہ عمر تو تحریک التوائے کار پڑھ ہی نہیں سکتیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1159/15 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے۔

لاہور میں پینے کے پانی کی کمی

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 29۔دسمبر 2015 کی خبر کے مطابق "لاہور کی آبادی اس وقت تقریباً ایک کروڑ کے قریب ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، زیادہ ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جس میں سے واسا کی طرف سے 70 لاکھ شہریوں کو 72 گیلن فی کس کے تناسب سے ہر روز تقریباً 450 ملین گیلن پانی سپلائی کیا جاتا ہے جبکہ متعدد پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کا واٹر سپلائی کا الگ نظام ہے۔ مجموعی طور پر تقریباً 700 ٹیوب ویل دن رات یہ عمل جاری رکھے ہوئے ہیں اور نتیجتاً صورتحال ہر گزرنے والے دن کے ساتھ خراب ہوتی جا رہی ہے۔ صورتحال میں خرابی دریائے راوی کے خشک ہو جانے کے باعث مزید خراب ہو گئی ہے جہاں کبھی بہنے والا پانچ ملین ایکڑ فٹ پانی لاہور میں پانی کی ری چارجنگ کا سب سے بڑا ذریعہ تھا۔ ان حالات میں بھی سپلائی ہونے والے پانی کی تقریباً 40 فیصد مقدار ضائع کر دی جاتی ہے۔ اگر اقدامات نہ اٹھائے گئے تو آئندہ 20 سالوں کے بعد شہر کی نصف آبادی کو ہی پینے کا پانی مل سکے گا۔" پانی کی سطح خطرناک حد تک گر جانے کے باعث شہر کے مختلف علاقوں کے پانی میں آرسینک کی آمیزش کی شکایات بھی سامنے آ رہی ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: چونکہ یہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے اور اس کے پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دیں گے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 3/16 چودھری عامر سلطان چیمہ، ڈاکٹر محمد افضل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 4/16 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے جو کہ ہیلتھ سے متعلقہ ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 6/16 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 8/16 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا

ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر10/16 چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر11/16 میاں محمود الرشید کی ہے چونکہ پہلے آپ تحریک التوائے کار پڑھ چکے ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر17/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، امجد علی جاوید پیش کریں۔

تعلیمی اداروں میں منشیات کی لعنت کا پھیلنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 4۔جنوری2016 کی خبر کے مطابق منشیات کی لعنت تعلیمی اداروں میں پہنچ گئی۔ ممبران اسمبلی پھٹ پڑے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی فیصل آباد کے اجلاس، جس کی صدارت میاں عبدالمنان ایم این اے نے کی، ضلع فیصل آباد کے ممبران قومی و صوبائی اسمبلی نے اجلاس میں گفتگو کرتے ہوئے شہر اور علاقے میں نشہ آور اشیاء کے بڑھتے ہوئے استعمال اور فروخت پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ممبران اسمبلی نے منشیات فروشوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ منشیات مافیا کے بڑے بڑے ٹھکانوں کا سراغ لگا کر ان کا قلع قمع کیا جائے کیونکہ منشیات کی لعنت یونیورسٹیوں، کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں تک پہنچ چکی ہے اور ہماری نسل نو اور مستقبل کو گھن کی طرح چاٹ رہی ہے جس پر قابو پانے میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ خفیہ مانیٹرنگ کے ذریعے موت کے ان سوداگروں کے گرد گھیرا تنگ کیا جائے"۔

جناب سپیکر! اس صورتحال کے منظر عام پر آنے سے یونیورسٹیوں، کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلبا، ان کے والدین اور سول سوسائٹی میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ محکمہ داخلہ سے متعلق ہے جس کا جواب محکمہ داخلہ کے پارلیمانی سیکرٹری دیں گے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر18/16 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/16 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا

اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/24 جناب احمد شاہ کھگہ، ڈاکٹر محمد افضل اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/30 محترمہ ناہید نعیم کی ہے چونکہ محترمہ پہلے ایک تحریک التوائے کار پڑھ چکی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/31 جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/32 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/35 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے چونکہ محترمہ خدیجہ عمر موجود ہیں لیکن وہ پہلے ہی ایک تحریک التوائے کار پڑھ چکی ہیں اور دوسری تحریک التوائے کار نہیں پڑھ سکتیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/37 میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/38 چودھری عامر سلطان چیمہ ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/40 میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/41 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/45 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/47 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/48 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/59 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر اور سردار وقاص حسن مؤکل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون(ترمیم)جنگلات پنجاب 2015

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Forestry & Fisheries, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Forestry & Fisheries, be taken into consideration at once."

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I oppose

جناب سپیکر:جی،opposed

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!اس میں دو ترامیم ہیں اُن کو take up کر لیں۔

MR SPEAKER: There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس قانون کے تحت حکومت جو ایک Forest Company بنا رہی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ move تو کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! I oppose، میں نے اس کو پہلے oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس قانون کے ذریعے حکومت جو ایک Forest Company بنا رہی ہے۔ صوبہ پنجاب کے خالی علاقہ جات میں جنگلات کے لئے پودے لگانے اور یہ کہا گیا ہے کہ سرکار کو دعوت دی جا رہی ہے جس سے لوگوں کو روزگار کی فراہمی ہو گی، لکڑی کی پیداوار زیادہ ہو گی، لکڑی کی صنعت کو خام مال مہیا کیا جائے گا۔ اس بل میں کہا گیا ہے کہ حکومت Forest Company کو چلانے کے لئے company اور Private Public Sectors پر مشتمل Boards of Directors تشکیل دینے کی مجاز ہو گی۔ اس میں clarity نہیں ہے، اس میں کچھ بھی بتایا گیا اور نہ ہی اُن کے experiences بتائے گئے ہیں۔ اُن کی qualification کا اس میں کوئی ذکر ہے یہ اپنی مرضی کے افراد ہوں گے، حکمرانوں کے yes sir ہوں گے، ان کو remote control کے ذریعے چلایا جائے گا۔ اب اس Forest Company کے Articles of Association اور Memorandum of Association کی جو Companies Ordinance کے مطابق ہوں گی اُس میں ایسی شقیں ڈالی گئی ہیں جس کا directly فائدہ نجی سرمایہ کاری کو ہو گا نہ کہ حکومت کے مفادات کو اُس میں دیکھا جائے گا۔ اس سے تو فائدہ آپ نجی سرمایہ کاری کو دے رہے ہیں، حکومت کا اس میں کسی قسم کا کوئی فائدہ نظر نہیں آ رہا ہے اور اس میں 12 اور (b)7 میں پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کا جو طریق کار بنایا گیا ہے اُس میں کافی ambiguities ہیں، بہت ابہام ہیں کوئی clarity نہیں ہے۔ اب اس پراجیکٹ کا ذمہ لینے کے لئے مطلوبہ ٹیکنیکل اور انسانی وسائل جو نجی سرمایا کاری کا لکھ کر دیں گے وہی مان لیا جائے گا۔ اس میں تین شرائط ہیں اور اُس کی کوئی detail موجود نہیں ہے، اس میں کوئی criterion نہیں بتایا گیا ہے اس کی پہلی شرط میں مالی استدعات کی کوئی تفصیل نہیں ہے، کوئی clarity نہیں کہ کس طریقے سے اُس کی utilization ہو گی، اُس کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! دوسری شرط مطلب وہ کوئی بھی شرائط لکھ کر دے دیں گے وہ صحیح ہو یا غلط اُس کو کون تصدیق کرے گا کچھ پتا نہیں ہے اور کچھ علم نہیں ہے۔ یہ ایسی ترمیم لا رہے ہیں جس سے حکومت کو مجھے کوئی فائدہ نظر نہیں آرہا ہے اور تمام چیزیں ہوا میں ہیں، کوئی clarity نہیں ہے اپنی من مانی والا سلسلہ ہو گا۔ اب اس میں بہت imported factor ہے جس میں پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ 2014 کے تحت اُس میں یہ کہا گیا ہے PPP پراجیکٹ صرف اُن ہی محکموں کے لئے بنائے جا سکتے جن کا ذکر PPP قانون کے First Schedule میں ذکر ہو یعنی پہلے seventeen sectors میں forest sector موجود ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ ترمیم پیش کر دیں آپ نے جنرل بحث تو کر لی ہے اپنے حساب سے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اُس کو oppose کر کے وجوہات بتا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: Oppose آپ نے کر لیا ہے اب اس میں ترمیم تو بتائیں ہمیں کیا کرنا چاہئے آپ ترمیم move کریں۔

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Forestry & Fisheries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Forestry & Fisheries, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: Opposed جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جس طرح میں پہلے بھی ذکر کر رہی تھی اس میں پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کا جس کا 2014 میں جگہ جگہ ذکر کیا گیا ہے لیکن اس میں seventeen sectors ہیں لیکن forest sectors موجود ہی نہیں ہے may be میں غلط ہوں ہو سکتا ہے لیکن اگر موجود ہے یہ کسی قانون کے تحت وہ اس میں آتا ہے تو اس کا یہاں پر بڑا clarity میں ذکر ہونا چاہئے تھا۔ اس میں بھی حکومت کی بدنیتی نظر آتی ہے کہ ہر جگہ PPP قانون 2014 اور دیگر قوانین کا ذکر کیا گیا لیکن دیگر قانون کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔ میرا خیال ہے اگر forest یا کسی دوسرے sector کو پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ قانون کے تحت لانا ہے تو پہلے اس قانون کے دائرہ کار کو وسعت دینی چاہئے تھی تو پتا چلتا کہ حکومت کیا چاہتی ہے، اُن کے عزائم کیا ہیں اور وہ اس میں کیا کرنا چاہ رہی ہے؟ ہر چیز میں کسی قسم کی کوئی clarity نہیں ہے۔ وہی والا جس طرح typical Bill ہے یا typical ترامیم ہیں جن کو بس کمپنی یا ایسی چیز بنا کر اُس میں ایسی چیزیں کر دی گئی ہیں جس سے تمام جو اختیارات ہیں وہ یا تو حکومت کے پاس ہیں یا نجی سرمایہ کار کے پاس ہیں اس میں کیا ہے ایوان جاننا چاہے گا، عوام جاننا چاہے گی کہ اس کی شرائط کیا ہیں اور criterion کیا؟ جو کہ بہت important ہے اور پھر یہی چیزیں بعد میں آپ کے لئے problem کا باعث بنتی ہیں اس لئے پھر بعد میں آپ کو ترامیم بھی لانا پڑتی ہیں جس طرح آپ نے پیچھے recent ایک بل تھا TEVTA والا اُس میں بھی exactly یہی تھا کہ بعد میں آپ کو اُس میں ترامیم لا کر دوبارہ سے اُس بورڈ کو نکالنا پڑ رہا ہے تو اس لئے یہ بہت important ہے کہ یہاں پر clarity ہونی چاہئے۔ اگر نجی سرمایہ کاری پرائیویٹ پبلک سیکٹر اور سب سے important تو یہ ہے پہلے seventeen sectors میں forest کا ذکر ہی نہیں ہے تو پھر کس قانون کے تحت وہ اس PPP 2014 کے تحت اس میں اس کو شامل کیا جا رہا ہے؟ اور ایک بہت ہی important بات کہ اب یہ forest کا جو sector ہے جسے ہم company بنانے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری لاء منسٹر صاحب سے request ہو گی اور میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس وقت ہمارے بہت سے ایسے علاقہ جات ہیں جو forest کی حدود میں آتے ہیں اور ان پر قبضے ہو چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کی تعداد ایک لاکھ ایکڑ سے زیادہ ہی ہو گی اور بتایا جائے کہ اُس زمین کا کیا بنا ہے؟ اس کے بارے میں کسی کو کچھ پتا نہیں ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ یہ بھی اس میں ذرا واضح کیا جائے۔ Forest کی وہ جگہیں جن پر لوگ قابض ہیں اس کا تو ہم کچھ کر نہیں پا رہے ہیں اور ایک نئی کمپنی تشکیل دینے جا رہے ہیں تو اس کمپنی نے کیا کرنا ہے اور کیا تیر مار لینا ہے؟ جب مقبوضہ جگہوں کا کوئی

solutionہی نکالنا۔اگر آپ کے پاس اتنی پاور نہیں ہے،اتنی اتھارٹی نہیں ہے یا اتنی جرأت نہیں ہے تو اس کمپنی کا کیا فائدہ ہے؟پتا نہیں کن وجوہات کی بنا پر آپ ان مقبوضہ جنگلات کو چھڑا نہیں پا رہے ہیں،پتا نہیں اس کے پیچھے آپ کی کیا مجبوریاں ہیں؟میرا خیال ہے کہ جب آپ حکومت چلا رہے ہیں تو آپ کے آڑے کوئی چیز آنی نہیں چاہئے۔اگر آپ biased نہیں ہیں اور fair ہیں تو آپ کو ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جس سے عوام کو فائدہ ہو۔آپ عوام کے لئے بات کرنا چاہ رہے ہیں نہ کہ ایسے چند لوگوں کے لئے جو آپ کو مجبور کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میرا خیال ہے کہ یہ نہایت افسوس کی بات ہے اور اس پر ایکشن لینا چاہئے۔اگر آپ بڑے بڑے بول بولتے ہیں تو اس پر بھی ایکشن لینا چاہئے۔یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے لہٰذا میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس بل کی ضرورت بالکل نہیں ہے اور موجودہ صورتحال میں تو بالکل بھی نہیں ہے۔ یہ ایک ڈھانچہ ہے جس کو بعد میں مرضی سے بھرا جائے گا لہٰذا میری ترمیم یہ ہے کہ اس کو رائے عامہ کے لئے متداول اور مشتہر کیا جائے۔بہت شکریہ

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر:جی،کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر:دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جی،لاء منسٹر صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پنجاب 2015

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ Bill آرڈیننس کی صورت میں 17-07-15 کو نافذ ہو گیا تھا اور اُس وقت سے یہ لاء ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اس کو مزید مشتہر کرنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو گا اس لئے اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015,as recommended by the standing committee on Forestry & Fisheries, be circulated for the Purpose of eliciting opinion thereon by 1stMarch 2016."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Arif Abbasi, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Sir, I move:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Forestry & Fisheries, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
4. Dr Murad Raas, MPA

5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA
10. Mrs Ayesha Javed, MPA

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Forestry & Fisheries, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016.

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
4. Dr Murad Raas, MPA
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA
10. Mrs Ayesha Javed, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اللهم صل علي محمد وآله و عترته بعدد كل معلوم لك

جناب سپیکر!آج محکمہ جنگلات کے اندر ایک کمپنی بنانے کے بارے میں حکومت کی طرف سے بل پیش کیا گیا ہے تو میں اسے oppose کرتے ہوئے آپ کے سامنے چند ترامیم رکھنا چاہتا ہوں۔اس وقت صوبہ پنجاب تقریباً 50.96 ملین ایکڑ پر مشتمل ہے اور پبلک سیکٹر میں تقریباً 1.66 ملین ایکڑ پر فارسٹ موجود ہیں۔یہاں پر جو حکومت کی طرف سے بل پیش کیا گیا ہے اس میں یہ استدعا کی گئی ہے کہ اس کو ایک کمپنی بنا دی جائے اور اس کے ذریعے اس محکمے کے معاملات اور کاروبار زندگی چلائے جائیں تو ہمیں اس پر شدید تحفظات ہیں۔ان تحفظات کے تناظر میں، میں آپ کے سامنے چند گزارشات رکھوں گا۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس سے پہلے بھی پنجاب کے اندر تقریباً کئی کمپنیاں بنی ہوئی ہیں تو ان کا احوال بھی میں یہاں پیش کروں گا۔حکومت کے اندر ایک عجیب روش چل پڑی ہے کہ ہر جگہ اور ہر محکمے کے اندر ایک کمپنی اور اتھارٹی بنا دیتے ہیں۔میں یہاں پر ان کمپنیوں کی تھوڑی سی detail آپ کے سامنے رکھوں گا کہ انہوں نے ہر محکمے کے اندر ایک نیا سلسلہ شروع کر لیا ہے اور کرپشن کا ایک نیا منبع جنم دے دیا ہے۔یہ ہر جگہ پر ایک کمپنی بنا دیتے ہیں اور routine میں اس محکمہ کا بجٹ اتنا نہیں ہوتا جتنا ایک چھوٹی سی کمپنی کا بجٹ ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! please ترمیم پر بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ایک کمپنی کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ مہربانی کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ بتا دیں کہ میں نے کیا بولنا ہے تو میں وہی بول لیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی ترامیم کے بارے میں بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ترامیم کی بات کر رہا ہوں، آپ مجھے بتا دیں کہ میں نے کون سی ایسی ناجائز بات کر دی ہے؟ ہم بولنے لگتے ہیں تو آپ درمیان میں کہتے ہیں کہ اس کے اوپر بولیں۔ میں کس پر بول رہا ہوں، میں اپنے اوپر بول رہا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں۔آپ ترامیم کے بارے میں بات کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ترمیم پر بات کر رہا ہوں، آپ نے کمپنی کی ترمیم دی ہے اور یہ میرا حق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ترمیم کی حد تک۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ترمیم کی حد تک بات کی ہے۔ آپ ایک کمپنی بنانے لگے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ حکومت نے جو پہلے کٹا کھولا ہوا ہے تو آپ کو اس پر تھوڑی detail بتادوں کہ کیا گل کھلائے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے آپ الفاظ غلط استعمال کرتے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے سیدھی بات کیا کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ نے پنجاب میں پہلے بھی کئی کمپنیاں بنائی ہیں جہاں پر آپ اپنے منظور نظر افراد کو بٹھا کر باہر کے ممالک کے ساتھ ٹھیکے کر کے، وہاں پر پورے محکمے کے بجٹ سے زیادہ اس کمپنی کا بجٹ رکھ دیتے ہیں۔ آپ نے پہلے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی بنا دی، آپ مجھے اس ایوان کے اندر اس کے نتائج کے بارے میں بتائیں؟ آپ اس کو بھی کمپنی بنانے جا رہے ہیں۔ پہلے اس کا بجٹ 1.5۔ارب روپے تھا اور آج اس کا بجٹ بارہ ارب روپے ہے۔ اس کا ایریا پہلے کی نسبت کم کر دیا گیا ہے، پہلے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی پورے لاہور کی صفائی کرتی تھی اب چند سڑکوں کی صفائی کرتی ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ عوام کے پیسے ہیں اور آپ کو پتا نہیں ہے کہ آپ کس طرح سے استعمال کرنے جا رہے ہیں، کیا محکمہ جنگلات پوری طرح ناکام ہو چکا ہے کہ آپ کو کمپنی بنانے کی ضرورت پڑ گئی ہے؟ پھر آپ اس کے سیکرٹری والا عہدہ بھی ختم کر دیں، پھر تمام عہدے ختم کر دیں، پھر محکمہ کو ختم کر دیں اور ایک کمپنی بنا لیں۔ آپ یہاں ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ آپ ترکی سے بندے لاکر ادھر بٹھا دیتے ہیں اور آپ کو ترکی کے ساتھ ویسے ہی پیار ہو گیا ہے۔ آپ 50۔ارب روپے کی میٹرو بس بناتے ہیں اور وہاں پر ایک چھوٹی سی کمپنی بنا کر ایک ارب روپے کی بسیں چلانے کے لئے ان سے بسیں منگوا لیتے ہیں۔ 50۔ارب روپے کا infrastructure اس غریب عوام کا ہے اور آپ ایک ارب روپے کی بسیں لاکر یہاں کھڑی کر دیتے ہیں۔ یہ کون سا اصول ہے؟ کیا ایک ارب روپے کی انوسٹمنٹ کرنے کے لئے یہاں پر کوئی بندہ نہیں رہ گیا؟

جناب سپیکر: کیا بس fishery اور forestry میں آتی ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ اس سے کمپنی کا لفظ نکال دیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ اس میں لکھ دیں کہ ہم فارسٹ کو کمپنی نہیں بنا رہے اور اس کی general ترمیم کر رہے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں؟ پھر آپ نے پارکنگ کمپنی بنا دی، پھر آپ نے چنگا پانی کمپنی بنا دی، پتا نہیں کون کون سی

کمپنیاں بنا رہے ہیں اور آپ پہلے کیا کرتے رہے ہیں؟ آج آپ کو یاد آیا کہ یہاں پر لوگوں کے لئے درخت بھی ہونے چاہئیں، آج آپ کو یاد آیا ہے۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! چنگا پانی کوئی کمپنی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جب آپ نے یہاں پر میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کی آڑ میں سارے درخت کاٹ کر لاہور کو بنجر کر دیا، آپ نے ایل ڈی اے کا ایریا ہاؤسنگ سکیموں کا بنا کر حافظ آباد تک، یہاں سے قصور تک اور شیخوپورہ تک لے گئے تو اس وقت آپ کو یاد نہیں آیا کہ یہاں پر forests بھی ضروری تھے، اس وقت آپ کو یاد نہیں آیا کہ یہاں پر درخت ہونے چاہئیں اور اس وقت آپ کو یاد نہیں آیا کہ بائیس درخت ایک آدمی کو آکسیجن مہیا کرتے ہیں؟ مجھے اس حوالے سے یہ بتایا جائے کہ آپ نے پہلے تو یہاں پر ساری فصلیں کاٹ دیں، وہاں پر ہاؤسنگ سکیمیں بنا دیں اور حکومتی مافیا کے خاص بندوں کے ساتھ مل کر نیو ایل ڈی اے سٹی بنائی۔ آپ نے وہاں پر درخت بھی کاٹ دیئے اور آپ نے لاہور کے اندر بھی سارے درخت کاٹ دیئے۔ اب آپ کو یاد آ رہا ہے کہ ہم نے یہاں پر کمپنی بنانی ہے اور کمپنی بنا کر پھر اس کے اندر اپنے من پسند افراد رکھیں گے اور ان کی تنخواہیں رکھیں گے۔ یہ تنخواہیں عوام کی جیبوں سے جانی ہے اور حکومت کی ذاتی جیبوں سے تو نہیں جانی۔ اس ایوان نے پہلے بھی کئی اتھارٹیاں اور کمپنیاں پاس کیں، ملک اور پنجاب کے اندر 25 فیصد سے لے کر 125 فیصد تک ادویات کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں تو مجھے بتائیں کہ اب تک اس کمپنی، اتھارٹی نے کیا role play کیا ہے، عوام کی جیبوں سے اربوں روپیہ نکل گیا، وہ اتھارٹی کدھر ہے اور اس اتھارٹی کو کیوں نہیں کہتے؟ اس وقت بڑے ذوق و شوق سے بلند بانگ دعوے کئے گئے کہ یہ اتھارٹی بڑا کام کرے گی تو اب آپ اسی طرح کی یہ بھی اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں یا کمپنی بنانے جا رہے ہیں؟ یہ میرا سوال ہے کہ آپ اس وقت جو پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کے تحت کرنے جا رہے ہیں تو ابھی تک کون سی ایسی کمپنیاں ہیں جو پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ کے ساتھ کامیابی سے اس صوبہ کا نظام چلا رہی ہیں تو مجھے ان کی تعداد بتا دی جائے، ان کا background بتا دیا جائے اور ان کے معاملات بتا دیئے جائیں کہ انہوں نے کیا contribution کی ہے کہ ہم یہ بھی کمپنی بنانے جا رہے ہیں؟ جب آپ لاہور کے اندر میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کا construction کا کام کرنے جا رہے تھے تو آپ کو محکمہ تحفظ ماحول نے این او سی دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ trees cutting اور دوسرے

معاملات کو اچھے انداز میں دیکھنا ہے جو کہ اس این او سی کے اندر درج ہے۔آپ بتائیں کہ آپ نے جو تمام راستوں سے درخت کاٹے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:آپ سے مراد کیا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!آپ سے مراد حکومت ہے۔

جناب سپیکر:جی،آپ ایسی بات کریں ناں۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!کیونکہ جب voting ہوتی ہے تو آپ کا ووٹ بھی حکومت کی طرف ہوتا ہے تو اس سے مراد حکومت ہے۔ میری گزارش اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس وقت درخت کاٹے،کتنے درخت کاٹے۔۔۔

جناب سپیکر:جی،آپ جو الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ میں بھی استعمال کر سکتا ہوں لیکن میں ایسا کرتا نہیں ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!کتنے درخت کاٹے اور کتنے درخت لگائے؟آپ کو محکمہ تحفظ ماحول نے جو اس بارے میں جو issue direction کی تھی اس کے بارے میں بتائیں کہ آپ نے کیا کیا،آپ نے کچھ نہیں کیا؟یہ کھلی[****] ہے جس کا مرضی مکان گرادیں۔جو مرضی درخت کاٹ دیں،جس کا مرضی پلاٹ لے لیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر حکومتی خواتین معزز ممبران کی طرف سے الفاظ
"حذف کئے جائیں" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر:[****]کا لفظ کارروائی سے حذف کر دیا جائے،اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!یہاں پر تو کوئی وتیرہ ہی نہیں ہے، ان کو کہیں کہ سننے کا حوصلہ رکھیں۔

(اس مرحلہ پر حکومتی خواتین معزز ممبران کی طرف سے الفاظ
"حذف کئے جائیں" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر:میں نے وہ الفاظ حذف کروا دیئے ہیں آپ ایسی بات نہ کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! لاہور کی جو زرعی زمینیں تھیں، جن کے اوپر درخت بھی تھے tree plantation بھی بے شمار تھیں، لاہور اور دوسرے شہروں کے درمیان ایک buffer zone تھا آپ نے اس کو بھی ختم کر دیا۔ آپ لوگوں کی زمینیں تو acquire کرتے ہیں لیکن جو آپ کی ہزاروں ایکڑ زمین ہے آپ مہربانی کر کے اس پر بھی کوئی چیز بنا دیں، غریبوں کے لئے کوئی چیز ہی چھوڑ دیں، آپ جہاں پر دیکھتے ہیں کہ کسی آدمی کا قد نکل سکتا ہے، اس کی آپ زمین کو پکڑ لیتے ہیں اس کو acquire کرتے ہیں اور [****] کے ساتھ اس کی ساری زمین لے لیتے ہیں، اس کے بعد جب آپ کی زمین کی باری آتی ہے تو اس کے بارے میں آپ بات ہی نہیں کرتے۔ آپ نے جاتی امرا کی ساری زمینیں سنبھال کر رکھی ہوئی ہیں اور پورے لاہور شہر کی زمینیں آپ acquire کرتے جا رہے ہیں۔ کبھی آپ اقبال ٹاؤن میں acquire کرتے ہیں، کبھی ایل ڈی اے سٹی کے نام سے کرتے ہیں، کبھی نیو سٹی کے نام سے کرتے ہیں، کبھی آپ ایل ڈی اے کا نیا ایکٹ بنا کر لے آتے ہیں جو لاہور سے سانگلہ ہل، حافظ آباد اور قصور تک چلا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ irrelevant ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے تو اس چیز کو مذاق بنا لیا ہے اور کمپنیاں بنانی شروع کر دی ہیں، کمپنیوں کے جو خدوخال ہیں وہ کرپشن کی طرف جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی فرما کر relevant بات کریں اور conclude کرنے کی کوشش کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر محکمہ جنگلات بُری طرح ناکام ہو چکا ہے تو پھر اس محکمہ کو ختم کر دیا جائے۔ آپ مجھے یہ بھی بتائیں کہ ان کمپنیوں کے اندر اسی طرح کے بندوں کو depute کریں گے کہ ایک سرکاری ملازم جس کی تنخواہ 80 ہزار روپے ہے یا ایم ڈی کی تنخواہ اگر ایک لاکھ یا سوا لاکھ روپے ہے، جب آپ کمپنی بناتے ہیں تو اسی بندے کی تنخواہ آپ 8 لاکھ روپے کر دیتے ہیں۔ دوسرے سرکاری ملازم کا بھی تو وہی گریڈ ہے کیا یہ ناانصافی نہیں ہے کہ کسی خاص بندے کو greedy آدمی کو نوازنے کے لئے ایک کمپنی بنائیں اور غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی آپ اس میں استعمال کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر ناانصافی ہے یہ " کھسیانی بلی کھمبا نوچے والی بات ہے "کام کچھ ہو نہیں رہا اب یہ چاہ رہے ہیں کہ کمپنیاں بن جائیں اور اپنے بندوں کو نوازا جائے لہذا میں اس کمپنی کی اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! فارسٹ کی جو ترمیم ہمارے سامنے لائی گئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی ایک اور کالا قانون پاس کرنے جارہی ہے۔جب الیکشن ہو رہا تھا، جب عوام کے پاس مسلم لیگ (ن) والے جارہے تھے تو اس وقت کہہ رہے تھے کہ ہماری ایک بہت بڑی تجربہ کار ٹیم موجود ہے---

جناب سپیکر: آپ ترمیم پر آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں ترمیم پر آرہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ترمیم پر بات کریں، بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں جنگلات کی ترمیم پر بات کر رہا ہوں۔جب مسلم لیگ (ن) والے اس دعویٰ کے ساتھ کہ ہمارے پاس بہت بڑی تجربہ کار ٹیم موجود ہے، ہم ہر محکمہ ٹھیک کر دیں گے، ہم پورے پاکستان کا سسٹم ٹھیک کر دیں گے، ہم پنجاب کا سسٹم ٹھیک کر دیں گے اگر سسٹم ٹھیک کرنے کا یہی فارمولا ہے کہ ہر چیز کو بیچ دو، ہر چیز پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ کو دے دو تو پھر کہاں گیا آپ کا یہ تجربہ ؟آپ نے قوم کے ساتھ اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولا، قوم کو اتنا بڑا دھوکا کیوں دیا، آپ سے تو ایک جنگلات کا محکمہ ٹھیک نہیں ہو سکتا---

(اس مرحلہ پر معزز خواتین حزب اقتدار کی طرف سے "بلڈ پریشر" کی آوازیں)

جناب سپیکر: آپ ان کو disturb نہ کریں۔آپ فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پورے پاکستان، پنجاب میں بسنے والے دس کروڑ عوام کو کیا سہولیات دیں گے، ان کے مسائل کس طرح حل کریں گے۔اس سے پہلے بھی اس صوبے میں ایک لینڈ مافیا بنایا گیا ہے، خاص طور پر لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع ایل ڈی کی صورت میں وزیراعلیٰ کے ماتحت کر دیئے گئے۔یہاں سے بھی ان کے پیٹ نہیں بھرے ہیں اب جنگلات مافیا بننے جارہا ہے، میں خود بھی جنگلات کے علاقے سے تعلق رکھتا ہوں۔مری کوٹلی ستیاں کا ہمیں پتا ہے کہ وہاں کی عوام اور

جنگلات کے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ کروڑوں روپے ہفتہ، اربوں روپے ماہانہ کے حساب سے لکڑی باہر جا رہی ہے۔ ہم نے اس کے متعلق ہمیشہ بات کی، سوالات بھیجے تو محکمہ کی طرف سے جوابات نہیں آئے، کچھ سوالات تو آپ کے چیمبرز میں ہی kill کر دیئے گئے کہ جنگلات کے متعلق سوالات ہیں ان کا عوام کی ویلفیئر سے کوئی تعلق نہیں ہے، آپ کے چیمبرز میں میرے سوالات kill ہوئے، مری کے جنگلات پر ہوئے، فارسٹ آفیسر کے ہوئے اور وہاں دن دہاڑے اربوں روپے کی کرپشن ہوتی ہے۔ اب آپ کیا کرنے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ relevant رہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر میں اس کا شق وار جائزہ لوں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے oblige کرنا ہے۔ جنہوں نے اربوں کھربوں روپے آپ کو ایکشن میں دیئے ہیں آپ ان کو accommodate کر رہے ہیں۔ میاں منشاء جیسے لوگوں کا نام آنے سے وزیر اعظم تک ہل کر رہ گیا، مسلم لیگ (ن) نے میاں منشاء جیسے investors کو oblige کرنا ہے، اب جو اڑھائی سال رہ گئے ہیں آپ نے غریب لوگوں کے وسائل ان کو لٹانے ہیں۔ میں جنگلات کے علاقے کا رہنے والا ہوں میں پہاڑی علاقہ میں رہتا ہوں، وہاں پر میرے لوگوں کو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ ہمیں تو پہلے سے زیادہ جوتے پڑیں گے ہم وہاں کے مالک ہیں ہم تو وہاں رہتے ہیں لیکن جو لکڑی چرانے آتے ہیں، جو ڈاکا مارنے آتا ہے وہ حکومت کے بڑے بڑے ایوانوں سے آتا ہے اور اس کا اس علاقے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ہمارے لوگوں کو وہاں پر دن دہاڑے گھسیٹا جاتا ہے، مارا جاتا ہے جو بھی جنگلات مافیا کے خلاف بات کرتا ہے۔ کسی بھی تھانے میں ہماری شنوائی نہیں ہوتی، کسی بھی جگہ ہماری ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! اگر اس بل کا شق وار جائزہ لیا جائے تو پتا چلے گا۔ یہ اس بل میں کہتے ہیں کہ حکومت سرکاری گزٹ کے ذریعے حکومتی ملکیتی و فارسٹ کی زمین، اگر حکومت کی کوئی زمین پڑی ہے یا فارسٹ کی ہے وہ صرف کمپنی کو ہی نہیں کسی بھی شخص کو دے سکتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا criterion کیا ہوگا، کون identify کرے گا کہ کون سی زمین دینی ہے اور کون سی زمین نہیں دینی؟ جو بھی منافع بخش ادارے ہیں ان کو آپ بیچ رہے ہیں، پی آئی اے کو آپ بیچ رہے ہیں اور اس وجہ سے بیچ رہے ہیں کہ آپ نے نئی ائر لائنز بنانی ہے۔ مری میں جنگلات کی ساری زمین آپ نے خرید لی ہے یعنی مری سارا آپ نے خرید لیا ہے، ایکسپریس وے بننے سے پہلے اس کے ارد گرد کی زمین ہماری جو رائل فیملی ہے، تخت لاہور والوں نے خرید لی ہے، آدھا مری تخت لاہور والوں نے خریدا ہوا ہے۔ ہم مقامی لوگ

اس ایریا سے گزر نہیں سکتے، یہ تخت لاہور والے کہتے ہیں کہ حکومت سرکاری گزٹ میں بذریعہ اعلامیہ حکومتی ملکیت / خالی یا فارسٹ لینڈ یا ویسٹ لینڈ فارسٹ کمپنی کے حوالے کر سکتی ہے۔اس کا طریق کار کیا ہو گا؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جنگلی حکومت۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے
"نامنظور، نامنظور کی نعرے بازی کی)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس طرح سے کون identify کرے گا، اس سے آگے چلیں تو بل میں لکھا ہوا ہے کہ "حکومت ذیلی دفعہ 2 کے تحت فارسٹ لینڈ یا ویسٹ لینڈ notify نہ کرے گی تاوقتیکہ حکومت اور نجی لوگوں کے حقوق کی نوعیت اور وسعت کی چھان بین نہ کر لی جائے اور بذریعہ سروے یا سیٹلمنٹ یا ایسے دیگر طریق کار سے جو حکومت مناسب خیال کرے ریکارڈ نہ کر لیا جائے" حکومت کے طریق کار کا تو آپ کو پتا ہے؟ جس طرح آپ نے ایل ڈی اے بنایا، جس طرح سے آپ نے میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کی وجہ سے لوگوں کو بے گھر کیا، تاریخی ورثہ بھی آپ نے بلڈوز کیا تو صرف اور صرف اپنے مفادات کے لئے کیا، اپنے لوگوں کے لئے کیا ، پیچھے سارے مسلم لیگ (ن) کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، قطر میں بھی مسلم لیگ (ن) کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ترکی میں بھی مسلم لیگ (ن) کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور اربوں کھربوں روپے ان کی جیبوں میں جا رہے ہیں۔انہوں نے آگے اپنے ٹاؤٹ رکھے ہوئے ہیں، فرنٹ مین رکھے ہوئے ہیں یہ سارے مسلم لیگ (ن) کے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جنگلی حکومت۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے "نامنظور، نامنظور کی نعرے بازی کی)

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ کی معزز خواتین نے احتجاج کیا)

جناب سپیکر: جمہوریت پر یقین رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! "کمپنیز آرڈیننس 1984 کے تابع حکومت پبلک اور پرائیویٹ سیکٹرز کی مساوی نمائندگی سے فارسٹ کمپنی کو چلانے کا بندوبست کرنے کے لئے فارسٹ کمپنی کا بورڈ آف ڈائریکٹرز تشکیل دینے کا مجاز ہے"۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون سی کمپنی کون سا ڈائریکٹر؟ رائل فیملی

کے ڈائریکٹرز کی بات کر رہے ہیں؟آپ تو کبھی شریف فیملی سے باہر ہی نہیں نکلے کوئی وزارت ہو تو وہ بھی شریف فیملی سے باہر نہیں دیتے۔

جناب سپیکر!میں کہتا ہوں کہ یہ پنجاب کے عوام کے حقوق پر بہت بڑا ڈاکا ہے۔اس کے بعد آپ کہتے ہیں کہ فارسٹ لینڈ پر قبضہ کرنے والا شخص یا فارسٹ کمپنی دیگر عام شخص کو بھی چاہے دے دے،یہ بالکل گول مول اور بے وقوف بنانے والی بات ہے ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں اور اس کو کالا قانون سمجھتے ہیں،حکومت اس سلسلے میں سنجیدہ نہیں ہے۔اگر حکومت نے اس بل کو لازمی پاس کرنا ہے تو اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین حزب اقتدار کی طرف سے
"بلڈ پریشر کی گولی دیں" کی آوازیں)

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!آپ جمہوریت کو بدنام مت کریں، اس جمہوریت کو اتنا degrade نہ کریں کہ عوام جمہوریت سے ہی نفرت کرنے لگیں،عوام جمہوری لوگوں سے ہی نفرت کرنے لگے ہیں،اس جمہوریت میں عوام پر جس طرح سے ظلم کیا گیا،جس طرح سے عوام کو لوٹا گیا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین حزب اقتدار کی طرف سے
"بلڈ پریشر کی گولی دیں" کی آوازیں)

جناب سپیکر:آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!اتنا تو بدترین آمریت میں بھی نہیں لوٹا گیا،خدا کے لئے عوام کا اعتماد جمہوریت سے نہ اٹھائیں۔آج میں دعویٰ سے کہتا ہوں اور بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ آج کوئی ڈکٹیٹر آئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین حزب اقتدار کی طرف سے
"بلڈ پریشر کی گولی دیں" کی آوازیں)

جناب سپیکر:ان کو بولنے دیں،ان کو بات کرنے دیں۔بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!خدا کے لئے عوام کا اعتماد جمہوریت سے نہ اٹھائیں۔میں دعویٰ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین حزب اقتدار کی طرف سے
بلڈ پریشر کی گولی کھائیں کی آوازیں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، ان کو بات کرنے دیں۔ بڑی مہربانی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! خدا کے لئے ایسا وقت نہ آنے دیں، عوام بدظن ہو چکے ہیں، عوام جمہوریت سے بدظن ہو چکے ہیں۔ آپ جمہوریت کو کیوں رسوا کرنے لگے ہو، جمہوریت کے نام پر کیوں ڈاکے مار رہے ہو؟ جمہوریت کو کیوں اتنا گندا کر رہے ہو کہ عوام جمہوریت کے خلاف سڑکوں پر نکلیں۔ میری التماس ہے کہ ہمیں ایسے کالے قانون نہیں چاہئیں اور نہیں چاہئیں ایسے قانون۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عارف عباسی نے بل کی کاپیاں پھاڑ کر پھینک دیں)

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جنگلی حکومت نامنظور کے نعرے)

آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے پہلے میرے فاضل دوستوں نے مدلل الفاظ میں نہ صرف اپنا مقصد بیان کیا ہے بلکہ حقیقی معنوں میں دس کروڑ عوام کے دل کی آواز نہ صرف اس ایوان تک پہنچائی بلکہ اس ایوان کے ذمہ داروں تک بھی پہنچائی جو آج اس بل کو لانا چاہتے ہیں۔ ہمارا ان سے بہت سی باتوں پر اختلاف ضرور ہو سکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ چیزیں وہ بنیادی باتیں جہاں پر ملک و قوم کا مفاد آڑے آئے وہاں پر ہماری باتوں کو انہیں کھلے دل سے سننا چاہئے اور تنقید کے تیروں کو بھی برداشت کرنا چاہئے جو وقتی طور پر ان کے کانوں کو ضرور گراں گزرتے ہوں گے لیکن اگر ہم اس کے دور رس نتائج کی جانب دیکھیں تو یقیناً ہماری یہ باتیں دس کروڑ عوام کے مفاد کے لئے ہیں۔ میں پنجاب حکومت اور خاص طور پر اس ایوان کی توجہ محکمہ جنگلات کے حوالے سے اس ترمیم پر دلانا چاہتا ہوں کہ یہ جو کمپنیز اور اتھارٹیز قائم کی جاتی ہیں ان کا کیا مقصد ہوتا ہے۔ میاں صاحب نے بہت ہی خوبصورتی سے کہا کہ اس سے پہلے بہت سی ایسی اتھارٹیز اور بہت سی ایسی کمپنیز قائم کی جا چکی ہیں لیکن آج اگر آپ غریب مریض کو سرکاری ہسپتالوں میں دوائیوں کے لئے سسکیاں لیتے ہوئے دیکھیں گے تو ان

اتھارٹیز کے قیام کا جو بنیادی مقصد تھا وہ کہاں گیا؟ کئی سو گنا اضافے جو ان اتھارٹیز کو روکنے چاہئیں تھے وہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے گزر گئے اور آج جنگلات کے لئے جو کمپنی قائم کی جا رہی ہے یہ کمپنی صرف اور صرف اپنے منظور نظر لوگوں کو مالی مفاد دینے کے لئے ہے کہ پہلے یہ خود جنگلات خالی کراتے ہیں، یہ خود لکڑیاں کٹواتے ہیں، یہ ٹمبر مافیا کے ساتھ مل کر درختوں کی صفائی کرتے ہیں اور یہاں کے جنگلات سے لکڑی سمگل ہو کر پورے ملک میں جاتی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین حزب اقتدار کی طرف سے جھوٹ جھوٹ کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ان کو بات کرنے دیں۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! جنگلات کی ان زمینوں کو آباد کرنا چاہئے لیکن ان پر کبھی لینڈ مافیا قبضہ کر لیتی ہے، کبھی ان پر ٹمبر مافیا قبضہ کر لیتی ہے اور پھر اگر کوئی زمین باقی رہ جاتی ہے تو آپ ایسے ٹھیکیداروں پر مشتمل کمپنیاں بنا دیتے ہیں جو آپ کے چہیتے اور آپ کے منظور نظر ہوتے ہیں۔یہ کمپنیاں بنا کر آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں، کیا آپ اس کمپنی کے تحت جنگلات کو آباد کرنا چاہتے ہیں، آپ شجر کاری کرنا چاہتے ہیں اور کیا آپ درختوں کو آباد کرنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ نے کمپنی بنا کر ہی درخت آباد کرنے ہیں، اگر آپ نے جنگلات آباد کرنے ہیں تو آئیں میں آپ کو خیبر پختونخوا کے اندر دکھاتا ہوں جہاں پر بیس کروڑ کے قریب درخت لگ چکے ہیں اور وہ بیس کروڑ درخت ہماری پارٹی کے چیئرمین عمران خان نے خود جا کر وہاں پر لگوائے ہیں۔اگر آپ درخت لگوانا چاہتے ہیں تو آئیں خیبر پختونخوا کے اندر جنگلات کو دیکھیں جہاں پر ٹمبر مافیا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھگا دیا ہے لیکن یہاں پر شجر کاری کرنا نہیں، یہاں پر درخت آباد کرنا نہیں بلکہ یہاں پر صرف اپنے منظور نظر لوگوں کو نوازنا ہے اور میں یہ بات دعویٰ کے ساتھ کرتا ہوں کہ اگر آج آپ اس کمپنی کو یہاں پر بنائیں گے تو آپ کئی سالوں بعد دیکھیں گے کہ یہ کمپنیاں جب اپنا profit ظاہر کریں گی، جب ان سے پوچھا جائے گا کہ آپ نے حکومت کو کیا دیا تو آدھی سے زیادہ کمپنیاں آپ کو خسارے show کریں گی اور تمام فوائد منظور نظر ٹھیکیدار لے کر چلے جائیں گے لہٰذا جو محکمہ اپنی ذمہ داری کو خود بہتر طریقے سے نہیں سمجھ سکتا وہ کمپنیوں کے ٹھیکیدار کیا سمجھیں گے۔

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ جو good governance کا راگ الاپتے ہیں وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھوں سے کریں بجائے اس کے کہ یہ ٹھیکیداروں اور کمپنیوں کے حوالے کریں لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس ترمیم کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ اس کے اندر جو خامیاں ہیں

ان کو دور کر کے ہم بہتر طریقے سے نہ صرف جنگلات کی طرف توجہ دے سکیں بلکہ لوگوں کے ٹیکس کے جو کروڑوں اور اربوں روپے ان کمپنیوں کی نذر ہوتے ہیں انہیں بچا سکیں اور ان کا دفاع کر سکیں۔بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سٹینڈنگ کمیٹی جو کہ اسی معزز ایوان کے ممبران پر مشتمل تھی اس نے اپنے اجلاس میں اس بل پر پورے غور و خوض کے بعد اسے پاس کر کے ایوان میں بھیجا ہے۔اپوزیشن کے معزز ممبران نے ترمیم یہ دی ہے کہ اس کو ایک اور سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے جو کہ اسی معزز ایوان کے ممبران پر مشتمل ہو جبکہ انہوں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں کیا کمی رہ گئی جو اسی معزز ایوان کی ایک اور سپیشل کمیٹی بنا کر اس بل کو وہاں پر بھیجا جائے اور اس ترمیم کے بارے میں انہوں نے کوئی لفظ نہیں کہا۔باقی انہوں نے بہت ساری باتیں کی ہیں لہٰذا میں یہ request کروں گا کہ اس ترمیم کو جس کی حمایت میں یا جس کے لئے کہا کچھ نہیں گیا اسے rule out کیا جائے۔

جناب سپیکر: اب جمہوریت پر یقین کے بارے میں بھی اچھی بات ہے۔

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Forestry & Fisheries, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
4. Dr Murad Raas, MPA
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA

8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA
10. Mrs Ayesha Javed, MPA

(The motion was lost.)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جمہوری تماشا آگیا۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Forestry and Fisheries, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts, Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"The Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"The Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"The Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> That for Clause 5 of the Bill, the following be substituted:
>
> **"5. Validation.** Notwithstanding the repeal of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015), any action of the Government or of a forest company taken from the date of repeal of the said ordinance and till the date of commencement of this Act shall be deemed to have been taken under the Forest Act, 1927 (XVI of 1927)."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That for Clause 5 of the Bill, the following be substituted:
>
> **"5. Validation.** Notwithstanding the repeal of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015), any action of the Government or of a forest company taken from the date of repeal of the said ordinance and till the date of commencement of this Act shall be deemed to have been taken under the Forest Act, 1927 (XVI of 1927)."

None has opposed. Now, the motion moved and the question is:

That for Clause 5 of the Bill, the following be substituted:

> **"5. Validation.** Notwithstanding the repeal of the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2015 (XVIII of 2015), any action of the Government or of a forest company taken from the date of repeal of the said ordinance and till the date of commencement of this Act shall be deemed to have been taken under the Forest Act, 1927 (XVI of 1927)."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Forest (Amendment) Bill 2015, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں افسوس ہی کر سکتا ہوں۔کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون(ترمیم) پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2015

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہوں گا کہ اس میں دو ترامیم ہیں لیکن دونوں time barred ہیں۔

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar.

The motion is time barred. Therefore, the same is disposed of.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Services & General Administration, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, but the same is also time barred and is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015. Minister for Law may move notice of a special order.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015."

None has opposed. Now, the motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2015

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare & Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے چند الفاظ معزز ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا۔ دنیا میں اس وقت بڑی مؤثر آواز موجود ہے کہ جہاں جہاں بھی women کے خلاف violence ہے اُس کو روکنے کی کوششیں کی جائیں۔ پاکستان میں یہ صورتحال اتنی بہتر نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں دنیا میں آگے بڑھنے کے لئے ایسے اعتراضات اور ایسے تاثرات جو کہ بعض اوقات غلط طور پر بھی propagate کئے جاتے ہیں اور پاکستانی معاشرے کی ایک ایسی picture پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ حقیقت میں اُس طرح سے exist نہیں کرتی۔ اُس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اس سلسلے میں ایسی کوششوں کو بروئے کار لائیں تاکہ نہ صرف ہم اس حوالہ سے اپنا national stance دنیا کے لئے بہتر طور پر understandable بنا سکیں اور جہاں جہاں پر اس طرح کی violence کے کیس موجود ہیں یا اس قسم کے خیالات موجود ہیں اُن کا موثر طریقے سے تدارک کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! یہ بل Protection of Women Against Violence پیش کیا جا رہا ہے اس کو اسمبلی میں پیش کرنے کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا اور پھر سٹینڈنگ کمیٹی کو ایک سپیشل کمیٹی میں تبدیل کیا گیا۔ میں قائد حزب اختلاف اور حزب اختلاف کے معزز ممبران کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اس میں دلچسپی لی۔ اس بل کی ایک ایک شق پر اُس کمیٹی کے اندر غور ہوا اور کوئی بھی معزز ممبر یہ نہیں چاہتا کہ violence against women ہو۔ ہر معزز ممبر اس حمایت میں ہے کہ ہم نے اس violence کو ہر قیمت پر ختم کرنا ہے لیکن جہاں جہاں پر یہ اعتراض اُٹھا کہ اس چیز کو غلط طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے یا misuse کیا جا سکتا ہے تو وہاں وہاں پر ترامیم resist ہوئیں اور تقریباً آٹھ جگہ پر میری طرف سے یہ ترامیم پیش ہوں گی تو میں اس کے ساتھ ہی معزز ایوان میں اس وقت موجود خواتین اور مرد معزز ممبران کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ یہ بل اس معزز ایوان کا legislative organ ہو گا تو آپ جب چاہیں اس کو amend کر سکتے ہیں۔ یہ کوئی حرفِ آخر نہیں ہو گا کہ اگر آج یہ بل promulgate ہو گیا تو اُس کے بعد اس بل کی کسی شق یا کسی حصے کو اگر misuse کیا گیا تو اُس میں اس معزز ایوان کا اختیار ختم ہو جائے گا۔ معزز ممبران جب بھی چاہیں گے اس بل کی کسی بھی کلاز یا کسی بھی حصے میں ترمیم لانے کے لئے گورنمنٹ بھی تیار ہو گی اور private members بھی جب چاہیں گے کہ اس بل کی کسی بھی شق کو misuse کیا جا رہا ہو تو وہ اُس میں ترامیم لا سکتے ہیں لیکن let it be practice میری یہ گزارش ہو گی کہ ہمیں اب اس کو practice کرنا چاہئے تو practice

کرنے کے بعد کسی جگہ پر کوئی کسی قسم کا irritant آئے گا تو اُس کو ہم amend کر لیں گے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس بل کو unanimously اس ایوان سے پاس کیا جائے۔ شکریہ

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover my move it.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ابھی لاء منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ اپنی ترامیم withdraw کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جی۔ میں اس میں صرف یہ کہوں گی کہ لاء منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے۔ اس کے بعد ہم اپنی ترامیم withdraw کرتے ہیں۔ اس میں ایک بڑی ضروری بات یہ ہے کہ ہم سب خواتین کا یہ مشترکہ فیصلہ ہے کہ ہم اس کو لانا چاہتی ہیں۔ اس میں سب سے اہم بات اس پر implementation ہے کیونکہ ہم بل لے آتے ہیں جبکہ اصل کام اس پر implementation ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ ہم خواتین نے اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے۔ ہم پورے پنجاب کی خواتین کو represent کر رہی ہیں اس لئے ہم سب ممبران ان ترامیم کو withdraw کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی request کریں گے کہ جس طرح تمام خواتین نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے اسی طرح اس پر عملدرآمد کرانا بھی ہم سب کا فرض ہے تاکہ اس کو effective بنایا جا سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: کیا آپ تمام ترامیم withdraw کرتے ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم نے جو ترامیم دی ہیں ان کو withdraw کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ اس پر implementation ہو تب ہی اس قانون کا فائدہ ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس بل پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ اس ایوان میں جو معزز ممبران یہاں اس بل کو سپورٹ کرنے کے لئے بیٹھے ہیں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہ specifically women protection Bill ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس بل میں جتنی ترامیم تھیں، جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا ہم لوگوں نے اپوزیشن کی طرف سے وہاں بیٹھ کر طویل debate کی ہے۔ اُس وقت اپوزیشن کی جتنی ترامیم تھیں وہ ہم نے اس میں شامل کرائی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ آج ہم سب کو مل کر unity کے ساتھ اس بل کو پاس کرانا ہے تاکہ یہ بل پنجاب کی عورت کو تحفظ دے سکے اور اس کو قابل عمل بھی بنانا ہے تاکہ practically پنجاب کی عورت کو صحیح معنوں میں جو تحفظ چاہئے وہ مل سکے۔

جناب سپیکر! میرے اپوزیشن کے بھائیوں کو اس بل پر کچھ تحفظات تھے جس کی وجہ سے وہ ہمارے ساتھ یہاں شامل نہیں ہوئے لیکن میں یہی گزارش کروں گی کہ یہ ایسا بل نہیں ہے جس سے کسی مرد کو کوئی challenge ہو یا کسی کا گھر خراب ہو۔ ہم سب عورتیں خاندانی اور گھریلو ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس ایوان میں بیٹھی ہوئی تمام عورتیں کامیاب زندگی گزار رہی ہیں۔ انہوں نے اس بل پر بہت اچھے طریقے سے debate کر کے اسے اسمبلی میں لانے کی حامی بھری ہے۔ اس بل کے آنے سے انہیں جو تحفظات ہیں کہ اس کے آنے سے پتا نہیں مردوں کی دنیا یا مردوں کا معاشرہ غیر مستحکم ہو جائے گا۔ میں کہتی ہوں کہ اس سے مردوں کے معاشرے کے استحکام کو کوئی خطرہ نہیں ہے صرف عورت کو تحفظ ملنے کی ضرورت ہے۔ یہ مردوں کا معاشرہ ہے اور عورت کو تحفظ چاہئے کیونکہ عورت کمزور ہے۔ اگر عورت کو تحفظ ملے گا تو مرد اور زیادہ مضبوط ہوں گے مردوں کا تحفظ خراب نہیں ہوگا۔ بہت بہت شکریہ

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare & Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it but it has been withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That for Clause 5 of the Bill, the following be substituted:

"**5. Right to reside in house** - Notwithstanding anything contained in any other law, the aggrieved person, who is the victim of domestic violence:

(a) shall not be evicted, save in accordance with law, from the house without her consent or if wrongfully evicted, the Court shall restore the position obtaining before the eviction of the aggrieved person if the aggrieved person has right, title or beneficial interest in the house; or

(b) may choose to reside in the house, or in an alternative accommodation to be arranged by the defendant as per his financial resources, or in a shelter home."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That for Clause 5 of the Bill, the following be substituted:

"**5. Right to reside in house -** Notwithstanding anything contained in any other law, the aggrieved person, who is the victim of domestic violence:

(a) shall not be evicted, save in accordance with law, from the house without her consent or if wrongfully evicted, the Court shall restore the position obtaining before the eviction of the aggrieved person if the aggrieved person has right, title or beneficial interest in the house; or

(b) may choose to reside in the house, or in an alternative accommodation to be arranged by the defendant as per his financial resources, or in a shelter home."

The motion moved and the question is:

"That for Clause 5 of the Bill, the following be substituted:

5. Right to reside in house. Notwithstanding anything contained in any other law, the aggrieved person, who is the victim of domestic violence:

(a) shall not be evicted, save in accordance with law, from the house without her consent or if wrongfully evicted, the Court shall restore the position obtaining before the eviction of the aggrieved person if the aggrieved person has

right, title or beneficial interest in the house; or

(b) may choose to reside in the house, or in an alternative accommodation to be arranged by the defendant as per his financial resources, or in a shelter home."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it but it has been withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), for paras (d) and (e), the following be substituted:

"(d) wear ankle or wrist bracelet GPS tracker for any act of grave violence or likely grave violence which may endanger the life, dignity or reputation of the aggrieved person;

(e) move out of the house in case of an act of grave violence if the life, dignity or reputation of the aggrieved person is in danger;"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), for paras (d) and (e), the following be substituted:

"(d) wear ankle or wrist bracelet GPS tracker for any act of grave violence or likely grave violence which may endanger the life, dignity or reputation of the aggrieved person;

(e) move out of the house in case of an act of grave violence if the life, dignity or reputation of the aggrieved person is in danger;"

The motion moved and the question is:

That in Clause 7 of the Bill, in sub-Clause (1), for paras (d) and (e), the following be substituted:

"(d) wear ankle or wrist bracelet GPS tracker for any act of grave violence or likely grave violence which may endanger the life, dignity or reputation of the aggrieved person;

(e) move out of the house in case of an act of grave violence if the life, dignity or reputation of the aggrieved person is in danger;"

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (1), para (c) be omitted and remaining paras be re-numbered accordingly."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (1), para (c) be omitted and remaining paras be re-numbered accordingly."

None has opposed. The motion moved and the question is:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (1), para (c) be omitted and remaining paras be re-numbered accordingly."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (1), in para (d), the word "and", occurring at the end, be omitted; existing para (e) be re-numbered as para (f); and the following para (e) be inserted:

"(e) payment of reasonable rent and meals for shelter provided to the aggrieved person and dependent children in a shelter home if the defendant is mandated by the law to provide shelter to the aggrieved person and dependent children; and"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (1), in para (d), the word "and", occurring at the end, be omitted; existing para (e) be re-numbered as para (f); and the following para (e) be inserted:

"(e) payment of reasonable rent and meals for shelter provided to the aggrieved person and dependent children in a shelter home if the defendant is mandated by the law to provide shelter to the aggrieved person and dependent children; and"

None has opposed. Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 9 of the Bill, in sub-Clause (1), in para (d), the word "and", occurring at the end, be omitted; existing para (e) be re-numbered as para (f); and the following para (e) be inserted:

"(e) payment of reasonable rent and meals for shelter provided to the aggrieved person and dependent children in a shelter home if the defendant is mandated by the law to provide shelter to the aggrieved person and dependent children; and"

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: The second amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That in Clause 9 of the Bill, after sub-Clause (5), the following sub-Clause (6) be inserted:

"(6) The Court may direct that the monetary relief payable or paid on account of shelter being provided in the shelter home shall be credited to the protection system."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 9 of the Bill, after sub-Clause (5), the following sub-Clause (6) be inserted:

"(6) The Court may direct that the monetary relief payable or paid on account of shelter being provided in the shelter home shall be credited to the protection system."

The motion moved and the question is:

That in Clause 9 of the Bill, after sub-Clause (5), the following sub-Clause (6) be inserted:

"(6) The Court may direct that the monetary relief payable or paid on account of shelter being provided in the shelter home shall be credited to the protection system."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it but it has been withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That in Clause 14 of the Bill, in sub-Clause (3), after para (c), the following para (d) be inserted and remaining paras be re-numbered accordingly:

"(d) direct the defendant to immediately move out of the house for a period not exceeding forty eight

hours in order to protect life, dignity or reputation of the aggrieved person;"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 14 of the Bill, in sub-Clause (3), after para (c), the following para (d) be inserted and remaining paras be re-numbered accordingly:

"(d) direct the defendant to immediately move out of the house for a period not exceeding forty eight hours in order to protect life, dignity or reputation of the aggrieved person;"

The motion moved and the question is:

That in Clause 14 of the Bill, in sub-Clause (3), after para (c), the following para (d) be inserted and remaining paras be re-numbered accordingly:

"(d) direct the defendant to immediately move out of the house for a period not exceeding forty eight hours in order to protect life, dignity or reputation of the aggrieved person;"

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 15 of the Bill, in sub-Clause (3), for the words "break open any outer or inner door or window of any house or place", the words "force her entry into the house or place", be substituted and in sub-Clause (4), for the words "break open any outer or inner door or window of any house or place to get out of the house or place", the words "force her exit from any house or place", be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 15 of the Bill, in sub-Clause (3), for the words "break open any outer or inner door or window of any house or place", the words "force her entry into the house or place", be substituted and in sub-Clause (4), for the words "break open any outer or inner door or window of any house or place to get out of the house or place", the words "force her exit from any house or place", be substituted."

The motion moved and the question is:

"That in Clause 15 of the Bill, in sub-Clause (3), for the words "break open any outer or inner door or window of any house or place", the words "force her entry into the house or place", be substituted and in sub-Clause (4), for the words "break open any outer or inner door or window of any house or place to get out of the house or place", the words "force her exit from any house or place", be substituted."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it but it has been withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That in Clause 25 of the Bill, in sub-Clause (2), for the words "targets achieved", the words "targets to achieve the purposes of Act", be substituted.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 25 of the Bill, in sub-Clause (2), for the words "targets achieved", the words "targets to achieve the purposes of Act", be substituted.

The motion moved and the question is:

That in Clause 25 of the Bill, in sub-Clause (2), for the words "targets achieved", the words "targets to achieve the purposes of Act", be substituted.

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There are five amendments in it. The first amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 2 of the Bill, in sub-clause (1), in para (a), for the word "woman", the word "female" be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 2 of the Bill, in sub-Clause (1), in para (a), for the word "woman", the word “female” be substituted."

The motion moved and the question is:

"That in Clause 2 of the Bill, in sub-Clause (1), in para (a), for the word "woman", the word "female" be substituted."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: The second and third amendments are withdrawn and the fourth amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill, in sub-Clause (1), for para (r), the following be substituted:

"(r) "violence" means any offence committed against the human body of the aggrieved person including abetment of an offence, domestic violence, sexual violence, psychological abuse, economic abuse, stalking or a cybercrime;

Explanations.- In this Clause:

(1) **"economic abuse"** means denial of food, clothing and shelter in a domestic relationship to the aggrieved person by the defendant in accordance with the defendant's income or taking away the income of the aggrieved person without her consent by the defendant; and

(2) **"psychological violence"** includes psychological deterioration of aggrieved person which may result

in anorexia, suicide attempt or clinically proven depression resulting from defendant's oppressive behavior or limiting freedom of movement of the aggrieved person and that condition is certified by a panel of psychologists appointed by District Women Protection Committee; and".

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 2 of the Bill, in sub-Clause (1), for para (r), the following be substituted:

"(r) **"Violence"** means any offence committed against the human body of the aggrieved person including abetment of an offence, domestic violence, sexual violence, psychological abuse, economic abuse, stalking or a cybercrime;

Explanations.- In this Clause:

(1) **"economic abuse"** means denial of food, clothing and shelter in a domestic relationship to the aggrieved person by the defendant in accordance with the defendant's income or taking away the income of the aggrieved person without her consent by the defendant; and

(2) **"psychological violence"** includes psychological deterioration of aggrieved person which may result in anorexia, suicide attempt or clinically proven depression resulting from defendant's oppressive behavior or limiting freedom of movement of the aggrieved person and that condition is certified by a panel of psychologists appointed by District Women Protection Committee; and".

The motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill, in sub-Clause (1), for para (r), the following be substituted:

"(r) **"violence"** means any offence committed against the human body of the aggrieved person including abetment of an offence, domestic violence, sexual violence, psychological abuse, economic abuse, stalking or a cybercrime;

Explanations.- In this Clause:

(1) **"economic abuse"** means denial of food, clothing and shelter in a domestic relationship to the aggrieved person by the defendant in accordance with the defendant's income or taking away the income of the aggrieved person without her consent by the defendant; and

(2) **"psychological violence"** includes psychological deterioration of aggrieved person which may result in anorexia, suicide attempt or clinically proven depression resulting from defendant's oppressive behavior or limiting freedom of movement of the aggrieved person and that condition is certified by a panel of psychologists appointed by District Women Protection Committee; and".

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: The Fifth Amendment has been withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it but it has been withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. There is an amendment in it and but it has been withdrawn.

Now, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill, is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015, as amended, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 25۔فروری 2016 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔